سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2017

منگل،17۔اکتوبر2017

(یوم الثلاثہ،26۔محرم الحرام1439ھ)

سولہویں اسمبلی: بتیسواں اجلاس

جلد 32: شمارہ 2

19

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 17۔اکتوبر 2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات اوقاف ومذہبی امور اور آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 23۔مئی 2017 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں مختلف ڈویلپرز مکان اور پلازے بنانے کے سلسلے میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر اشتہارات دے کر عوام سے لاکھوں روپے لے کر بکنگ کرتے ہیں پھر ماہانہ قسطیں بھی وصول کرتے رہتے ہیں لیکن دس دس سال گزر جانے کے باوجود نہ تو وہ پلازے اور مکانات مکمل ہوتے ہیں اور نہ ہی متعلقہ لوگوں کے handover کئے جاتے ہیں۔اس طرح وہ غریب لوگ جو اپنی جمع پونجی ان کے ہاتھوں لٹا بیٹھتے ہیں دھکے کھاتے پھرتے ہیں لہٰذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ اس فراڈ کو روکنے کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے تاکہ آئندہ سادہ لوح عوام لٹنے سے بچ سکیں۔

2۔ جناب محمد سبطین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ مزدور کی یومیہ اجرت کم از کم ایک ہزار روپے اور

ماہانہ 25 ہزار روپے کی جائے نیز مزدوروں کو لیبر لاز کے تحت تمام مراعات دی جائیں اور پنشن، میرج گرانٹ، ڈیتھ گرانٹ دُگنا کی جائیں۔

20

(موجودہ قراردادیں)

1۔ جناب احمد خان بھچر: اس ایوان کی رائے ہے کہ آرسینک ملے زہریلے پانی کو صاف کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں تاکہ پولیو اور دیگر موذی امراض سے بچا جا سکے۔

2۔ محترمہ نگہت شیخ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام گرلز سکولز و کالجز میں مرحلہ وار ڈے کیئر سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جائے۔

3۔ میاں طارق محمود: اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پنجاب کے گریڈ 5 تا 15 کے سرکاری ملازمین کی اپ گریڈیشن کی طرز پر گریڈ 16 اور 17 کے سرکاری ملازمین کی اپ گریڈیشن بھی کی جائے۔

4۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ کھاد پر دی جانے والی سبسڈی کو برقرار رکھا جائے تاکہ کسان ملکی معیشت کی بہتری کے لئے اپنا کردار جاری رکھ سکیں۔

5۔ چودھری محمد اقبال: یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ بذریعہ ایکسپورٹ زرمبادلہ میں اضافہ کی خاطر زرعی اجناس خصوصاً چاول کی ایکسپورٹ کے لئے دُنیا بھر میں پاکستانی سفارت خانوں میں متعین کمرشل اتاشیوں کے لئے ٹارگٹس فکس کئے جائیں اور ان کی ترقی اور مراعات کو ان ٹارگٹس کے ساتھ منسلک کیا جائے۔

21

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا بتیسواں اجلاس

سوموار،17۔اکتوبر 2017

(یوم الثلاثہ،26۔محرم الحرام 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِO

فَاذۡكُرُونِيٓ أَذۡكُرۡكُمۡ وَٱشۡكُرُواْ لِي وَلَا تَكۡفُرُونِ ﴿١٥٢﴾ يَٰٓأَيُّهَا
ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱسۡتَعِينُواْ بِٱلصَّبۡرِ وَٱلصَّلَوٰةِۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ
ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿١٥٣﴾ وَلَا تَقُولُواْ لِمَن يُقۡتَلُ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمۡوَٰتُۢۚ
بَلۡ أَحۡيَآءٞ وَلَٰكِن لَّا تَشۡعُرُونَ ﴿١٥٤﴾

سورة البَقَرَة 152تا154

سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کیا کروں گا اور میرے احسان مانتے رہنا اور ناشکری نہ کرنا (152) اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (153) اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ نہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے (154)

وما علینا الا البلاغO

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
تجلیوں کے کفیل تم ہو مراد قلب خلیل تم ہو
خدا کی روشن دلیل تم ہو یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے
عمل کی میری اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
تمہی سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے

سوالات

(محکمہ جات اوقاف ومذہبی امور اورآبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات اوقاف ومذہبی امور اور آبپاشی سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے لیکن افسوس کہ آبپاشی سے متعلقہ سوالات کے جوابات وزیر آبپاشی آج بیمار ہونے کے باعث اجلاس میں تشریف نہیں لائیں گے تو ان کے محکمہ سے متعلق سوالات pendingکئے جاتے ہیں اور دوسرے سوالات کے جوابات پوچھے جائیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! وقفہ سوالات ہے اور آپ پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ کل بھی سوالات pendingہو گئے تھے اور آج بھی منسٹر صاحب کے نہ آنے کی وجہ سے پھرpendingہو گئے ہیں تو ہمارے اپنے حلقہ سے متعلقہ انتہائی اہم سوالات ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں pending کر رہا ہوں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ہر دفعہ ہی آبپاشی والے بھاگ رہے ہوتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میری بات سنیں کیونکہ وہ بیمار ہیں اور ان کی درخواست میرے پاس آئی ہے اس لئے آپ مہربانی کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جب کارکردگی نہ ہو تو بیمار ہی ہونا ہے اور انہوں نے کیا ہونا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، کوئی بھی بیمار ہو سکتا ہے اور اس میں برائی کی کیا بات ہے؟

جناب قیصر اقبال سندھو: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کہاں ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بیوی بیمار ہیں اور وہ پہلے سے ہی چھٹی پر ہیں۔ پہلا سوال نمبر8473جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pendingکیا جاتا ہے۔ اگر وہ آ جائیں تو اس سوال کو take upکر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر8795 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔یہ بھی تشریف نہیں لائے تو یہ آبپاشی سے متعلقہ ہے تو منسٹر صاحب کی بیماری کی وجہ سے یہ سوال آج pendingکیا جاتا ہے۔ سیکرٹری صاحب آبپاشی سے متعلق سوالات اگلے ہفتے کے ایجنڈے میں ضرور رکھے جائیں۔ اگلا سوال نمبر8561 میاں طارق محمود کا آبپاشی سے متعلقہ ہے تو اس سوال کو بھی pendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر8946 محترمہ راحیلہ انور کا اوقاف سے متعلقہ ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pendingکیا جاتا ہے اور اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں تو اسے take upکر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر8562 بھی میاں طارق محمود کا آبپاشی سے متعلقہ ہے تو اس سوال کو بھی pendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر8948 محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں لائیں تو وقفہ سوالات کے دوران اگر آ گئیں تو اس سوال کو take upکر لیا جائے گا اور اس وقت تک کے لئے pendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر8783ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے لیکن وہ suspendہیں تو اس سوال کو take upنہیں کیا جا سکتا اس لئے اس سوال کو بھی pendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر9002 محترمہ نبیرہ عندلیب کا ہے۔۔۔تشریف نہیں لائیں تو اس سوال کو بھی وقفہ سوالات ختم ہونے تک pendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر8796ڈاکٹر سید وسیم اختر کا آبپاشی سے متعلقہ ہے جسے اگلے ہفتے کے لئے pending کرتے ہیں۔ ان سوالوں کو اگلے ہفتے میں ایجنڈے پر رکھنا ضرور ہے۔ اگلا سوال نمبر9003 محترمہ نبیرہ عندلیب کا اوقاف سے متعلق ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں تو اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں تو well and goodاسے pendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر9016 محترمہ نگہت شیخ کا آبپاشی سے متعلقہ ہے جو کہ pendingہے۔ آبپاشی سے متعلقہ سوالوں کو next weekکے لئے ضرور رکھیں۔ اگلا سوال نمبر9117 محترمہ شبینہ زکریا بٹ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں تو وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں تو اس سوال کو take upکر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر9281جناب عبدالقدیر علوی کا آبپاشی سے متعلقہ ہے جو کہ pendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر9170اوقاف سے متعلق جناب خالد غنی چودھری کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتے لہٰذا وقفہ سوالات ختم ہونے تک اس سوال کو بھی

pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9171 بھی جناب خالد غنی چودھری کا ہے جو کہ آبپاشی سے متعلقہ ہے تو یہ پہلے ہی pending ہے۔ وقفہ سوالات ختم ہونے تک معزز ممبران آگئے تو ان کے سوالات کو take up کر لیا جائے گا۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ چھٹی کی درخواستیں پڑھ دیں۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

محترمہ سلطانہ شاہین

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ معزز ممبران اسمبلی کی جانب سے درخواستیں ہیں۔ پہلی محترمہ سلطانہ شاہین ایم پی اے، ڈبلیو۔313 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں کے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 20۔مارچ، 19۔مئی اور 5۔جون 2017 کے لئے رخصت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سردار محمد نواز خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سردار محمد نواز خان، ایم پی اے۔228 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 24 تا 28۔اپریل اور 19 تا 22۔مئی 2017 کے لئے رخصت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں محمد رفیق

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میاں محمد رفیق، ایم پی اے۔90 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 27۔اپریل 2017 کے لئے رخصت کی درخواست فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری لیاقت علی خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری لیاقت علی خان، ایم پی اے۔20 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 24 تا 28۔اپریل، 19 تا 29۔مئی اور 2 تا 15۔جون 2017 کے لئے
رخصت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان، ایم پی اے پی پی۔36 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 22 تا 29۔مئی 2017 کے لئے رخصت کی فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ بیگم خولہ امجد

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ بیگم خولہ امجد، ایم پی اے ڈبلیو۔337 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 19 تا 29۔ مئی 2017 کے لئے رخصت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ظفر اقبال

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب ظفر اقبال، ایم پی اے پی پی۔19 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 19۔ مئی اور 15۔ ستمبر 2017 کے لئے رخصت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

مولانا محمد رحمت اللہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست مولانا محمد رحمت اللہ، ایم پی اے پی پی۔74 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 22 تا 29۔ مئی 2017 کے لئے رخصت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد وحید گل

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد وحید گل، ایم پی اے پی پی۔145 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 22 تا 29۔ مئی 2017 کے لئے رخصت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رانا طاہر شبیر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست رانا طاہر شبیر، ایم پی اے پی پی۔203 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 19۔ مئی 2017 کے لئے رخصت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک مظہر عباس راں

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک مظہر عباس راں، ایم پی اے پی پی۔201 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 19 اور 26 تا 29 اور 14 تا 15۔ جون اور 11 تا 13۔ ستمبر 2017 کے لئے رخصت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک محمد علی کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد علی کھوکھر، ایم پی اے پی پی۔199 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 19۔ مئی، 2 اور 12 تا 15۔ جون 2017 کے لئے رخصت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ حنا پرویز بٹ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ حنا پرویز بٹ، ایم پی اے ڈبلیو۔353 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 22 تا 26۔ مئی 2017 کے لئے رخصت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب احمد شاہ کھگہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب احمد شاہ کھگہ، ایم پی اے پی پی ۔229 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 20۔مارچ اور 24 تا 28۔اپریل 2017 کے لئے رخصت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ ثریا نسیم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ ثریا نسیم، ایم پی اے ڈبلیو۔322 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 22۔مئی 2017 کے لئے رخصت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ طلحیانون

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ طحٰیا نون، ایم پی اے ڈبلیو۔336 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 2 تا 15۔جون اور 13 تا 19۔ستمبر 2017 کے لئے رخصت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب افتخار احمد

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب افتخار احمد، ایم پی اے پی پی۔3 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 26۔مئی اور 15۔ستمبر 2017 کے لئے رخصت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری محمد اشرف

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری محمد اشرف، ایم پی اے پی پی۔112 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 23 تا 25۔مئی 2017 کے لئے رخصت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری ارشاد احمد آرائیں

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری ارشاد احمد آرائیں، ایم پی اے پی پی۔233 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 29۔ مئی اور 18۔ ستمبر 2017 کے لئے رخصت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری اشرف علی انصاری

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری اشرف علی انصاری، ایم پی اے پی پی۔93 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 7 تا 15۔ جون 2017 کے لئے رخصت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: جی، محترمہ راحیلہ انور صاحبہ آپ کا سوال ہے سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8946 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم میں محکمہ اوقاف کے مزارات اور زمین سے متعلقہ تفصیلات

*8946: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر اوقاف مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ اوقاف کے تحت درباروں کی تعداد تحصیل وار بتائیں؟

(ب) 2014-15 اور 2015-16 میں ان درباروں سے کتنی آمدن اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے تفصیل دربار وار بتائیں؟

(ج) جو دربار محکمہ کی تحویل میں نہ ہیں کیا محکمہ ان کو اپنی تحویل میں لینے کا ارادہ رکھتا ہے نیز ان درباروں کی تعداد کتنی ہے؟

(د) ضلع بھر میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے اور کتنی اراضی پر کتنے لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ہ) کتنی اراضی محکمہ اوقاف نے لیز / ٹھیکہ پر دے رکھی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا):

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ اوقاف کے تحت درباروں کی تعداد 16 ہے جس کی تحصیل وار تفصیل حسب ذیل ہے:

تحصیل: جہلم 7۔ دینہ 3۔ سوہاوہ 5۔ پنڈ دادنخان 1۔

(ب) ضلع جہلم میں واقع درباروں سے حاصل ہونے والی آمدن و اخراجات کی تفصیل بر نشان (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی ہے۔

(ج) بمطابق رپورٹ سپیشل برانچ (محکمہ پولیس) ضلع جہلم میں درباروں کی کل تعداد 72 عدد ہے جس میں سے 16 عدد مزارات محکمہ اوقاف کے زیر تحویل ہیں۔ بقیہ مزارات کے سروے کی بابت زونل ناظم اوقاف پنجاب کو ہدایت کی جا چکی ہے۔ بعد از سروے فزیبلیٹی رپورٹ کی روشنی میں مزارات کو محکمانہ تحویل میں لئے جانے کی بابت پیشرفت عمل میں لائی جائے گی

۔

(د) محکمہ اوقاف کی کل اراضی 699 کنال تین مرلے ہے جبکہ کسی بھی اراضی پر ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(ہ) ضلع جہلم میں محکمہ اوقاف کا کل رقبہ 699 کنال تین مرلے ہے جس میں سے 691 کنال دس مرلے زرعی مقاصد کے لئے نیلام ہو رہی ہے جبکہ سات کنال 13 مرلے رقبہ جہلم شہر میں واقع ہونے کی بناء پر کمرشل حیثیت کا حامل ہے جس کو کمرشل مقاصد کے تحت نیلام کرنے کے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا سوال جز (د) سے ہے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ محکمہ اوقاف کی کل اراضی 699 کنال تین مرلے ہے جبکہ کسی بھی اراضی پر ناجائز قبضہ نہ ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ میری اطلاع کے مطابق جگہ جگہ قبضے ہوئے ہوئے ہیں جہلم چھوٹا شہر ہے اس لئے ہمیں سب معلوم ہوتا ہے کیا ہو رہا ہے۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری کیسے کہہ رہے ہیں کہ وہاں قبضہ نہیں ہے؟ جب کہ قبضے کی ہی اصل شکایت ہے۔ محکمہ اوقاف کی زمین کو قبضے میں لینا سب سے آسان ہے میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ان کو کس طرح سے پتا چلا کہ وہاں کوئی قبضہ نہیں ہے، کیا وہاں پر کوئی گیا ہے یا انہوں نے کوئی سروے کیا ہے؟ انہوں کس طرح سے کہہ دیا کہ وہاں پر قبضہ نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ کے سوال کا جواب دیں کہ 699 کنال تین مرلے زمین پر ناجائز قبضہ ہے۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ وہاں کسی کا قبضہ نہیں ہے اس کی authenticity بتائیں۔ آپ نے وہ زمین کسی کو لیز پر دی ہوئی ہے یا اُس پر ناجائز قبضہ ہے اس کا صحیح معاملہ کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ میں اس ضمن میں عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ ان کے دو سوال ہیں جو زمینوں کے اوپر قبضہ کا معاملہ ہے اُس پر محترمہ کا زیادہ stress ہے مجھے بھی اس چیز کا برابر میں احساس تھا کہ اگر ہماری فاضل ممبر بار بار قبضہ کے حوالے سے بات کر رہی ہیں تو یقیناً کوئی ایسی بات ہو گی جو معزز ممبر کے علم میں آئی ہو گی اس لئے انہوں نے سوال initiate کیا ہے تو میں نے اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ کے تمام افسران سے بلکہ جو وہاں پر مینجر تعینات ہیں اُن کو بھی یہاں پر بلوا کر اس چیز کی تسلی کی اور پوچھا کہ آپ نے written reply بھی کر دیا ہے اور میں بھی آپ سے بار بار یہ چیز معلوم کر رہا ہوں آپ مجھے بتائیں اگر

کوئی ایسی بات ہے تو محکمہ نے پورا اس چیز کا یقین دلایا ہے کہ کسی بھی طرح کا کوئی ناجائز قبضہ اس زمین کے اوپر نہیں ہے اگر ہماری بہن کے علم میں کوئی specific ایسی جگہ ہے تو یہ مجھے بتائیں، آپ کے علم میں لے کر آئیں تو ہم انشاءاللہ اُس کے اوپر ایکشن لیں گے کارروائی کریں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اسی سے related میں لیّہ کے حوالے سے بات کروں گا میرے حلقے میں ایک موضع۔۔۔

جناب سپیکر: سردار شہاب الدین خان! جو سوال چل رہا ہے آپ اُسی کے بارے میں بات کر رہے ہیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اسی سے related ہے۔

جناب سپیکر: آپ اسی سوال پر بات کر سکتے ہیں جہلم کے بارے میں۔۔۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جہلم کے بارے میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ سوال جہلم کے بارے میں ہو رہا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! قبضہ کی بات ہو رہی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: وہ آپ الگ سے سوال دیں گے پھر اُس پر جواب آئے گا اب آپ محترمہ کو سوال کرنے دیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا سوال جز (ہ) سے ہے لیکن اس سے پہلے میں آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری کے نوٹس میں بات لاؤں گی جو بات انہوں نے قبضے کی کی ہے۔ اُس پر میں انہیں proof دے سکتی ہوں کہ وہاں پر جگہ جگہ قبضے ہیں انشاءاللہ میں آپ کے توسط سے ان کو بتاؤں گی کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے اور آخر میں جز (ہ) میں جو انہوں نے جواب دیا ہے محکمہ اوقاف کا کل رقبہ 699 کنال تین مرلے ہے جس میں سے 691 کنال دس مرلے زرعی مقاصد کے لئے نیلام ہو رہی ہے جبکہ سات کنال 13 مرلے رقبہ جہلم شہر میں واقع ہونے کی بناء پر کمرشل حیثیت کا حامل ہے جس کو کمرشل مقاصد کے تحت نیلام کرنے کے اقدامات کئے جا رہے ہیں تو میں اس میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں یہ نیلام کرنے کے اقدامات کئے جا رہے ہیں سب سے پہلے تو وہی سوال آئے گا کہ یہ قبضہ واگزار کرائیں گے تو نیلام کریں گے دوسری بات جب یہ نیلام ہو گا تو اس کا معیار کیا ہے؟

جناب سپیکر: محکمہ اس کا اشتہار دے گا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! میں دوبارہ محترمہ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جو بھی محکمہ اوقاف کا ضلع جہلم میں رقبہ ہے کسی ایک سنگل انچ پر بھی کوئی غیر قانونی قبضہ نہیں ہے جو کمرشل پراپرٹی ہے پہلے اُس کی حیثیت بھی زرعی نوعیت کی تھی پہلے اس کی lease out ہوتی رہی ہے اور اب جیسے جیسے ڈویلپمنٹ ہوتی گئی، سڑکیں بنتی گئیں اب اُس کی حیثیت کمرشل پراپرٹی بن گئی ہے۔ سپریم کورٹ کی بھی ڈائریکشن موجود ہے ایک طریق کار وضع ہے جس کے تحت جتنی بھی کمرشل پراپرٹیز محکمہ اوقاف کی ہیں اُن کی لیز ہونا ہے تو سپریم کورٹ کی جو گائیڈ لائنز ہیں اُن کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ کی ترجیحات کو سامنے رکھتے ہوئے اس کو lease out کیا جائے گا اُس کا ایک proper طریق کار ہے جیسے آپ نے بھی فرمایا کہ اخبار میں اشتہار ہوتا ہے auction ہوتی ہے اس کے تحت وہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8948 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم میں محکمہ اوقاف کی زمین اور آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*8948: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ اوقاف کے تحت کہاں کہاں کتنی کتنی زمین ہے ہر علاقہ کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بیان فرمائیں اور کتنی زمین پر کہاں کہاں ناجائز قبضہ کب سے ہے اور محکمہ نے یہ قبضہ چھڑوانے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) ضلع جہلم میں محکمہ اوقاف کا کتنا زرعی رقبہ ہے اس رقبہ کا status کیا ہے پچھلے پانچ سالوں میں کتنی آمدنی ہوئی ہے تفصیل بیان کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا):

(الف)

	نام وقف	رقبہ تعدادی	واقع موضع
1۔	وقف اراضی آمدہ انڈیا	40کنال	چوٹالہ تحصیل و ضلع جہلم
2۔	وقف اراضی آمدہ انڈیا	71کنال 14مرلے	جلال پور شریف تحصیل پنڈ دادنخان
3۔	وقف اراضی جامع مسجد افغاناں جہلم	7کنال 13مرلے	محلہ اسلام پورہ جہلم شہر
4۔	وقف اراضی دربار محی الدینؒ	11کنال	پکھوال تحصیل و ضلع جہلم
5۔	وقف اراضی دربار محی الدینؒ	37کنال 14مرلے	تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم
6۔	وقف اراضی سیدن شاہ شیرازیؒ	531کنال 02مرلے	لنگر تحصیل پنڈ دادنخان جہلم

ضلع جہلم میں کسی وقف رقبہ پر ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(ب) ضلع جہلم میں محکمہ اوقاف کا کل رقبہ 699 کنال تین مرلے ہے جس میں سے 691 کنال دس مرلے زرعی مقاصد کے لئے نیلام ہو رہا ہے جبکہ 7 کنال 13 مرلے رقبہ جہلم شہر میں واقع ہونے کی بناء پر کمرشل حیثیت کا حامل ہے کو کمرشل مقاصد کے تحت نیلام کرنے کے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

گزشتہ پانچ سالوں میں ہونے والی آمدن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سال 13-2012	سال 14-2013	سال 15-2014	سال 16-2015	سال 17-2016
119550روپے	154700روپے	170940روپے	202600روپے	3,02,444روپے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے یہاں پر بھی یہی جواب دیا ہوا ہے کہ وہاں پر کوئی ناجائز قبضہ نہیں ہے اور جز (ب) میں بتایا گیا کہ ہم نیلام کرنے جا رہے ہیں۔ جہلم میں ایک محلہ باغ ہے وہاں پر سب سے زیادہ ان کی زمین ہے وہاں پر ان کا ایک بندہ on ground گیا ہے لیکن اب میں نام بھی نہیں لے سکتی اور کہہ بھی نہیں سکتی۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں آپ کا انتظام کرتا ہوں۔ آپ دونوں میرے آفس میں تشریف لے آئیں میں آپ کو welcome کرتا ہوں اور آپ دونوں کو بٹھا کر بات کر لیتا ہوں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہاں حکومت کے لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ میں اپنے معزز پارلیمانی سیکرٹری کو بتانا چاہتی ہوں کہ وہاں پر ان کے لوگوں نے ہی قبضہ کیا ہوا ہے۔ وہاں پر باقاعدہ

ڈیرے بنے ہوئے ہیں اور اِن کی باقاعدہ ڈیرہ داری چل رہی ہے۔ مجھے نہیں پتا کہ ان کے وہاں پر جو آفیسر گئے ہیں وہ کس طرح گئے ہیں؟ ظاہری بات ہے کہ جو آفیسر وہاں گئے ہیں انہوں نے oblige کیا ہو گا۔ جب حکومت کے لوگ یہ کام کرتے ہیں تو دوسروں کو توشہ ملتی ہے۔ وہاں ایک گھر لیز پر دیا ہوا تھا اب اس کی لیز ختم ہوئی اور اس کو خالی کرانے کی باری آئی، اگر ان کے knowledge میں ساری باتیں ہیں تو یہ بھی ان کے knowledge میں ہونی چاہئے کہ تب وہاں کیا ہوا تھا؟ وہاں یہ ہوا تھا کہ حکومت کے ایک صاحب نے کھڑے ہو کر اپنی طرف سے ایک لمبی لیز زبانی دے دی تھی وہ تحریری نہیں تھی۔ محکمے کو یہ تمام باتیں معزز پارلیمانی سیکرٹری کو بتانی چاہئے تھیں اس میں میرا قصور تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اسی لئے دو جگہوں پر سوال کیا ہے کہ شاید ان کا محکمہ انہیں صحیح guidance دے گا، شاید وہاں کے لوگوں کو پتا چلے کہ یہاں پر قبضہ گروپ کون ہے لیکن یہاں تو دونوں سوالوں میں ایک ہی جواب ہے تو پھر میں کیا کہوں؟ میں نے انہیں گھر کی بات کی ہے تو انہیں کہیں کہ یہ اپنے محکمے سے ذرا پوچھیں کہ وہ گھر والا کیا مسئلہ ہوا تھا اور کن صاحب نے کھڑے ہو کر زبانی لیز دی تھی؟

جناب سپیکر: پہلے آپ دونوں بیٹھ کر بات کر لیں پھر اس کے بعد یہ اس معاملے کو sort out کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ اگر ایوان میں کوئی specific بات کرنا نہیں چاہتی تو یہاں محکمے کا سیکرٹری اور باقی عملہ بھی موجود ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ میں نے کہہ دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! جو ان کی reservation ہے اس کو انشاءاللہ ختم کریں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ میں نے محترمہ کو کہہ دیا ہے اور آپ بھی یہاں سے فارغ ہو کر میرے چیمبر میں تشریف لائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور(جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 9002 محترمہ نبیرہ عندلیب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ان کا آگے بھی سوال آرہا ہے جس سوال کا جواب نہیں آیا۔ ان دونوں سوالوں کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9117 محترمہ شبینہ زکریا بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ان کو ایک موقع اور دیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9170 جناب خالد غنی چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 9171 بھی جناب خالد غنی چودھری کا ہے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: باؤ اختر علی مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) استعداد، نظم وضبط اور جوابدہی ملازمین پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں

The Punjab Employees Efficiency Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 26 of 2017)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب جناب آصف محمود مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحول پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں

The Punjab Environment Protection (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 27 of 2017)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب سید محمد سبطین رضا مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن وڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی پنجاب 2017 اور مسودہ قانون ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

سید محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! میں

The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2017 and
The Dera Ghazi Khan Development Authority Bill 2017.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جن معزز ممبران کے سوالات محکمہ اوقاف سے متعلقہ تھے اور وہ وقفہ سوالات کے دوران تشریف نہیں رکھتے تھے ان کے تمام سوالات کو dispose of کیا جاتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

راولپنڈی: محکمہ اوقاف کی پراپرٹی سے متعلقہ تفصیلات

*8473: **جناب محمد عارف عباسی:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ اوقاف ضلع راولپنڈی کے پاس کل کتنی پراپرٹی ہے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) محکمہ اوقاف کی کل کتنی پراپرٹی کرائے/لیز پر دی گئی ہے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے نیز کل آمدنی کی تفصیلات بتائی جائیں؟

(ج) کیا محکمہ اوقاف کی پراپرٹی پر ناجائز قبضہ ہے اگر ہے تو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے اور قبضہ واگزار کروانے کے لئے کیا اقدام کئے گئے ہیں ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) 30۔جون 2013 سے یکم دسمبر 2016 تک محکمہ اوقاف کی کون سی پراپرٹی لیز/کرائے پر دی گئی ہے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری):

(الف) محکمہ اوقاف ضلع راولپنڈی کے پاس کل 62 عدد پراپرٹیز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

مساجد۔ 22عدد۔ مزارات۔ 31عدد، وقف اراضیات 9عدد،

(ب) ضلع راولپنڈی میں محکمہ اوقاف کی 336عدد دکانات ،30عدد مکانات اور 09عدد وقف زرعی اراضیات کرایہ/لیز پر ہیں۔ ان سے حاصل شدہ آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

کرایہ	زرپٹہ	میزان
86,84,352/-	4,96,000/-	91,80,352/-

(ج) ضلع راولپنڈی میں محکمہ اوقاف کی پراپرٹی پر ناجائز قابضین کی فہرست اور قبضہ واگزار کرانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل بر فلیگ (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(د) 30۔جون 2013 سے یکم دسمبر 2016 تک محکمہ اوقاف کی جو پراپرٹی لیز/کرایہ پر دی گئی اس کی سال وار تفصیل بر نشان (ب) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات کی آمدن اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*9117: محترمہ شبینہ ذکریا بٹ: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع سیالکوٹ میں کل کتنے مزارات محکمہ اوقاف کے تحت ہیں اور ان مزارات کی کل آمدن کتنی ہے یہ آمدن کن کاموں پر خرچ کی جاتی ہے کیا ان مزارات کی سکیورٹی کے لئے انتظامات کئے گئے ہیں اور آنے والے زائرین کو کون کون سی سہولیتں وہاں مہیا کی جاتی ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری):

ضلع سیالکوٹ میں محکمہ اوقاف و مذہبی امور کے زیر انتظام کل 16مزارات ہیں۔ سال 17-2016 کے دوران ان مزارات سے کل آمدن۔/2,29,68,772روپے ہے جس کی تفصیل بر فلیگ (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے مزارات سے حاصل شدہ آمدن کو مشترکہ طور پر سنٹرل اوقاف فنڈ میں جمع کروایا جاتا ہے جہاں سے حسب ضرورت یکساں طور پر پنجاب بھر کی وقف املاک کے انتظامی امور کو چلانے کے لئے

اخراجات کئے جاتے ہیں۔ محدود مالی وسائل کے باوجود محکمہ کی جانب سے سکیورٹی انتظامات کے لئے مزارات پر سکیورٹی گارڈ، میٹل ڈیٹیکٹر اور سی سی ٹی وی کیمرہ جات مہیا کئے گئے ہیں۔

سہولیات: محکمہ حاصل شدہ آمدن سے زائرین کو درج ذیل سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

1۔	سکیورٹی انتظامات	4۔	شامیانہ جاتے / دریاں
2۔	بجلی و پانی،	5۔	یو۔پی۔ایس کی تنصیب
3۔	وضو خانے	6۔	خصوصی انتظامات / تقسیم لنگر
7۔	طہارت خانے		

شورکوٹ میں محکمہ اوقاف کے مزارات اوران سے ملحقہ زرعی و کمرشل اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*9170: جناب خالد غنی چودھری: کیا وزیر اوقاف ومذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں کتنے دربار محکمہ اوقاف کے کنٹرول میں ہیں ان درباروں کے نام کتنی کمرشل وزرعی زمین ہے نیزان کی کتنی آمدن وخرچ ہے علیحدہ علیحدہ تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شورکوٹ میں محکمہ اوقاف کی کمرشل وزرعی زمین پر ناجائز قابض موجود ہیں؟

(ج) اگر یہ درست ہے تو محکمہ نے اپنی جائیداد واگزار کرانے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور کتنی جائیداد واگزار کروالی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ لوگوں نے اپنے گھروں اور دکانوں کے دروازے اوقاف کی زمین میں نکال کر اسے استعمال کر رہے ہیں اگر ایسا ہے تو اس کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری):

(الف)

1. دربار حضرت شاہ صادق نہنگؒ سے ملحقہ وقف رقبہ 6317ایکڑ5کنال16مرلے زرعی رقبہ ہے کوئی کمرشل رقبہ نہ ہے۔
2. دربار حضرت گامے شاہؒ المعروف ڈرکی شاہ سے ملحقہ کوئی زرعی و کمرشل رقبہ نہ ہے۔
3. دربار حضرت غازی پیر سے ملحقہ رقبہ 528کنال 10مرلے ہے جس میں 44کنال پر رہائشی مکان ہیں64 کنال17مرلے رقبہ کمرشل ہے جبکہ باقی رقبہ قبرستان پر مشتمل ہے۔ان مزارات سے حاصل آمدن و اخراجات کی تفصیل بر فلیگ (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ب)

i) دربار حضرت شاہ صادق نہنگ سے ملحقہ رقبہ میں سے 5317ایکڑ زرعی رقبہ پر از تاریخ نوٹیفکیشن سے سابقہ پٹہ دار قابض چلے آرہے ہیں جنہوں نے از تاریخ نوٹیفکیشن تاحال سول کورٹ تا سپریم کورٹ مختلف عدالتوں میں محکمانہ نوٹیفکیشن کے خلاف مقدمات دائر کرتے ہوئے اپنا قبضہ بحال رکھا ہوا ہے۔ محکمہ اوقاف نے ہر عدالت میں دائر مقدمہ کی بھرپور پیروی کرتے ہوئے مقدمات محکمہ کے حق میں خارج کرائے آخری مقدمہ جو لاہور ہائی کورٹ لاہور میں رٹ پٹیشن نمبر 2012/30930 کے تحت زیر سماعت تھا کو عدالتی فیصلہ مورخہ 2017-05-09 کے تحت خارج کروایا گیا۔ عدالت عالیہ کے فیصلہ کی روشنی میں قابضین نے اس وقت بھی عدالت DOR جھنگ کے پاس اپیل دائر کر رکھی ہے لیکن کوئی حکم امتناعی جاری نہ ہوا ہے۔ جس کی بناء پر رقبہ کے نیلام اور کامیاب بولی دہندہ کو بروقت دخل قبضہ دینے کے حوالے سے ضلعی انتظامیہ سے میٹنگز کیں جن کے تحت ضلعی انتظامیہ کامیاب بولی دہندگان کو دخل قبضہ دلوانے میں محکمہ کی معاونت کی یقین دہانی کروائی ہے رقبہ کے نیلام کا اخبار اشتہار شائع کروایا جا چکا ہے محرم الحرام کے ایام کے بعد مورخہ 19۔اکتوبر2017 رقبہ کے نیلام کی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ii) دربار حضرت غازی پیر شورکوٹ سے ملحقہ 44کنال رقبہ پر 58افراد نے 3/10مرلہ پر مشتمل تعمیر شدہ مکانات کی صورت میں محکمانہ تحویل سے قبل کا ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔ناجائز قبضہ کے خلاف قابضین کو زیر دفعہ 8پنجاب وقف پراپرٹیز آرڈیننس 1979نوٹس جاری کئے گئے۔اس نوٹس کے خلاف ذوالفقار علی شاہ وغیرہ نے سول کورٹ اور لاہور ہائیکورٹ لاہور میں مقدمات دائر کئے۔لاہور ہائیکورٹ لاہور نے حکم امتناعی جاری کرتے ہوئے کیس سول کورٹ جھنگ کو ریمانڈ کر دیا۔سول کورٹ نے فیصلہ محکمہ کے حق میں کیا جس کے خلاف ذوالفقار علی شاہ وغیرہ نے سیشن کورٹ جھنگ میں اپیل دائر کردی جو تاحال زیر سماعت ہے۔جس کی آئندہ تاریخ سماعت مورخہ 10-11-2017 مقرر ہے۔فہرست ناجائز قابضین بر فلیگ(ب)معزز ایوان کی میز پر فراہم کردی گئی ہے۔

(ج) تفصیلاً جواب جز(ب)کے تحت تحریر کیا جا چکا ہے۔

(د) اس حد تک درست ہے کہ محمد نعیم مغل نامی شخص نے اپنے ملکیتی رقبہ پر دکانات تعمیر کرتے ہوئے ان کے دروازے محکمہ کے زیر انتظام خالی پلاٹ بر قبہ 15 مرلے کی طرف رکھ دیئے۔ بلڈنگ بائی لاز کی اس خلاف ورزی پر محمد نعیم مغل کے خلاف کارروائی کے لئے ٹی ایم اے شورکوٹ کو مراسلہ تحریر کیا گیا جس پر کارروائی زیر عمل ہے۔مزید برآں اس خالی رقبہ کو کمرشل مقاصد کے تحت نیلام کرنے کا معاملہ بھی زیر کارروائی ہے۔رقبہ کے نیلام پر محکمہ کے ملکیتی رقبہ کی جانب دروازوں کی تعمیر کا مقصد از خود ختم ہو جائے گا۔

شورکوٹ:دربار غازی پیر کی مرمت یا تزئین و آرائش سے متعلقہ تفصیلات

*9171:جناب خالد غنی چودھری:کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دربار غازی پیر شورکوٹ محکمہ اوقاف کے کنٹرول میں ہے اور اس دربار کے نام اربوں روپے کی جائیداد بھی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عرصہ تیس سال سے اس دربار کی کوئی مرمت یا تزئین و آرائش نہیں کی گئی؟

(ج) کیا محکمہ اس دربار کی مرمت / تزئین و آرائش کرانے کے لئے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک ؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری):

(الف) یہ درست ہے کہ دربار حضرت غازی پیر شور کوٹ محکمہ اوقاف کے زیر کنٹرول ہے اور اس دربار کے نام قیمتی کمرشل جائیداد بھی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ عرصہ تیس سال سے اس دربار کی مرمت / تزئین و آرائش نہیں کی گئی ہے۔ تاہم مالی سال 2004-05 میں محکمہ اوقاف نے دربار شریف پر زائرین کی سہولت کے لئے مبلغ۔/1,45,000 روپے کی لاگت سے لیٹرین بلاک تعمیر کرایا۔

(ج) محکمہ اس دربار شریف کی مرمت / تزئین و آرائش کے لئے تیار ہے اور آئندہ مالی سال 2018-19 میں یہ منصوبہ زیر غور لایا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ٹھوکر نیاز بیگ پر کسانوں کی بہت بڑی تعداد مظاہرہ کر رہی ہے۔ وہاں کنٹینر لگا کر ملتان روڈ کو بند کر دیا گیا ہے جس سے ہزاروں لاہور کے شہری اور باہر سے آنے والے بہت پریشان ہیں۔ مجھے یہ بھی امید ہے کہ اس میں کئی ممبران اسمبلی بھی ہوں گے جو وہاں پر stuck up ہوئے ہیں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ کسانوں کے بارے میں حکومت اتنا پراپیگنڈا کرتی ہے، صفحہ اوّل پر اشتہارات چھاپتی ہے کہ ہم نے کسانوں کو سبسڈی دے دی، ہم نے یہ کر دیا اور وہ کر دیا۔ کیا وجہ ہے کہ کسان ہر روز سڑکوں پر ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر زراعت کو فوری طور پر جا کر انہیں negate کرنا چاہئے اور ان کے جائز مطالبات کو فی الفور تسلیم کرنا چاہئے۔ وہ agitation کے لئے لاہور پہنچ گئے ہیں اور ان کو defuse کرنے لئے آپ ان سے جھوٹے وعدے کریں تو اس طرح کی کوئی صورتحال نہیں ہونی چاہئے بلکہ ان کی جائز باتوں کو سننا چاہئے اور ان کا مستقل بنیادوں پر حل کرنا چاہئے۔ لاہور کے اندر بہت زیادہ بے چینی ہے اور جنوبی لاہور کا پورا علاقہ شہر کے ساتھ practically کٹ چکا ہے۔ والدین نے جن بچوں کو سکول چھوڑا تھا اب وہ بچے گھروں کو واپس جانے کے قابل نہیں ہیں، وہاں سخت پریشانی ہے اور ٹریفک

کا شدید دباؤ ہے۔ حکومت فوری طور پر اس میں مداخلت کرتے ہوئے ان سے مذاکرات کرے اور ان کو تسلیم بھی کرے تاکہ ان کی strike کو ختم کیا جاسکے۔

سید محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جو تاجران آئے ہیں وہ میرے علاقے سے آئے ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ ذرا تشریف رکھیں، ابھی لاء منسٹر صاحب کو آنے دیں میں ان سے جواب لیتا ہوں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

سید محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ محمود الرشید صاحب! یہ جو تاجران آئے ہیں یہ میرے علاقے سے آئے ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! بات سنیں۔ آپ ذرا تشریف رکھیں۔ لاء منسٹر صاحب کو آنے دیں، میں ان سے جواب لیتا ہوں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

سید محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! تھوڑی سی بات ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ comments چھوڑیں۔ کسی معزز ممبر کے بارے میں بات مت کریں پلیز۔ شاہ صاحب! آپ کی مہربانی۔ لاء منسٹر صاحب آتے ہیں تو ان سے جواب لیتے ہیں۔ شاہ صاحب! تشریف رکھیں۔ مہربانی

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بڑا اچھا ہوا کہ فاضل ممبر نے نشاندہی کر دی کہ جو تین شوگر ملیں بند ہوئی ہیں اس کی وجہ سے کسان پریشان ہیں تو اصل جو جرم ہے وہ کس کا ہے کہ جس نے شوگر ملوں کی relocation کی اجازت دی؟ میں یہاں یہ بات نہیں کرنی چاہ رہا تھا لیکن اب انہوں نے بات کی ہے تو میں یہ بات کروں گا۔

جناب سپیکر: میں نے انہیں منع کر دیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری ایک منٹ بات سنیں۔ عدالت عالیہ، عدالت عظمیٰ ہائی کورٹ کہہ چکی کہ وہ غلط طریقہ سے illegally غیر آئینی طور پر ان شوگر ملوں کی relocation کی گئی تو اس کے بعد بھی یہاں پر یہ بند نہیں ہوئے اور کرشنگ سیزن جاری رہا۔ سپریم

کورٹ نے تین دفعہ stay دیا اس کے بعد یہ سپریم کورٹ میں اپیل میں گئے، سپریم کورٹ نے وہ اپیل خارج کی۔ ہائی کورٹ کے سنگل بنچ کے فیصلے کے خلاف یہ ڈبل بنچ میں گئے، ڈبل بنچ نے بھی اسے غیر آئینی قرار دیا اور کہا کہ تین ماہ کے اندر اندر ان شوگر ملوں کا پورا structure وہاں سے remove کیا جائے تو کون مجرم ہے اور پنجاب کے عوام کو دھوکا دینے والے کون ہیں؟[*************]

جناب سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ اس کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ شاہ صاحب! مہربانی کریں۔ بڑی مہربانی۔ آپ مجھے address کریں، ان کو کیوں کر رہے ہیں؟ میاں صاحب! پلیز

سید محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! میں ان کی بات کا جواب دیتا ہوں۔

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 46 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: .Please No comments آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ کیا جواب دے رہے ہیں نہ آپ کو جواب کا پتا ہے؟ شاہ جی! مہربانی کریں۔ ایسے نہ کریں، ماحول کو خراب نہ کریں۔ انہوں نے جائز بات کی ہے، ان کی بات میں نے سن لی ہے۔

سید محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! میرے علاقے کے لوگ جھولیاں اٹھا کر ان کو بد دعائیں دے رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بد دعائیں دیں شہباز شریف کو۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہ کریں۔ شاہ جی، آپ کیا کر رہے ہیں؟

سید محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! اس کارروائی کو حذف کیا جائے، جو آج یہاں کارروائی ہو رہی ہے اس کو حذف کیا جائے۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Not allowed. Both of you not allowed. Thank you very much.

شاہ جی! بڑی مہربانی۔ آپ کی بڑی مہربانی، مجھے سمجھ نہیں آئی کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ اس بات کا فائدہ ہی کوئی نہیں ہے۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو issue ہے اس میں بڑی تعداد میں کسان متاثر ہوئے ہیں۔ یہ تو ایک علیحدہ بحث ہے کہ ہائی کورٹ نے کیا decision دیا، بند کر دیا، میاں محمد شہباز شریف نے اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا، یہ اپنی جگہ قدم درست ہے لیکن وہ جو بہت بڑی تعداد کے اندر لاکھوں ایکڑ رقبہ وہاں غریب کسان نے کاشت کیا ہے---

جناب سپیکر: آپ کے بقول، آپ کے بقول۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کی remedy چاہئے۔ میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ یہ معاملہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو ایگریکلچر کمیٹی کے سپرد کریں۔ یہ اتنے سارے کسانوں کی بقاء کا، معاش کا، پریشانیوں کا مسئلہ ہے، اس کا کوئی ازالہ ہونا چاہئے۔ میری آپ سے التماس یہ ہے کہ اس کو متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیجیں، یہ کافی گھمبیر مسئلہ ہے اور بہت سارے چھوٹے غریب کسان اس سے متاثر ہو رہے ہیں۔

سید محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! میں ان کی بات کی تائید کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں جواب لیتا ہوں۔ لاء منسٹر صاحب آتے ہیں، ان کے ساتھ ان کی کچھ بات ہو رہی ہے۔ وہ آکر بتائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: چلیں، ٹھیک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں بھی ایک چھوٹا سا کسان ہوں، grower ہوں، میری بات کاشتکاری سے متعلقہ ہے، میری بات بھی سن لی جائے۔ اس ایوان میں جو بات ہوئی ہے وہ 100 فیصد درست ہے۔ مجھے تو معلوم ہے کہ باہر کسان کے ساتھ کیا سلوک ہے۔ یہ سبسڈی قطعاً اس کو زندہ نہیں رکھ سکتی۔ زمین کا ٹکڑا اسے زندہ رکھ سکتا ہے، اسے مرنے دیتا ہے اور نہ جینے دیتا ہے اس لئے اس بارے میں کوئی debate ہو، مجھ سے بھی پوچھا جائے، میں بتاؤں گا کہ کیا ہونا چاہئے۔

معزز ممبران حزب اختلاف:(نعرہ ہائے تحسین)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق قاضی احمد سعید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلی تحریک استحقاق میاں طاہر کی ہے یہ تحریک استحقاق move ہو چکی ہے، اس تحریک استحقاق کا جواب آنا تھا۔ جی، چودھری صاحب! اس تحریک استحقاق کا جواب نہیں آیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کا جواب نہیں آیا اس لئے اس تحریک استحقاق کو pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 13/2017 سردار شہاب الدین خان کی ہے۔ منسٹر صاحبان ان کی بات غور سے سنیں۔

ایم ایس ٹی ایچ کیو ہسپتال کروڑ لعل عیسن کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے ایم ایس تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ ڈاکٹر محبوب قریشی کو مسز ریحانہ کوثر نرس کی چھٹی کی منظوری کے لئے فون کیا جو کہ اس کا حق تھا لیکن اس نے کہا کہ میں چھٹی منظور نہیں کر سکتا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ منظور نہیں کر سکتے تو سی ای او ہیلتھ کو اس کی درخواست forward کر دیں۔ اس نے کہا کہ میں سی ای او کو بھی forward نہیں کروں گا اور چھٹی بھی منظور نہیں کروں گا، کافی بحث کے بعد اس نے کہا کہ ریحانہ کوثر نرس کی جگہ کوئی متبادل دیں جو نائٹ میں ڈیوٹی کرے، متبادل انتظام کرنے کے باوجود اس نے چھٹی منظور نہیں کی۔

جناب سپیکر! مورخہ 29۔ ستمبر 2017 کو میں نے مذکورہ بالا ایم ایس کو تین چار بار کال کی، پہلے تو اس نے کال attend نہ کی حالانکہ میرا نمبر بھی ایم ایس کے پاس موجود تھا، چوتھی بار جب کال attend

کی تو بڑی بد تمیزی کے ساتھ جواب دیا کہ میں نے جب ایک بار آپ کو کہہ دیا ہے تو بار بار کال کیوں کرتے ہو اور بڑی بد تمیزی کے ساتھ فون بند کرتے ہوئے اس نے کہا کہ دوبارہ مجھے کال نہیں کرنی، میں نے آپ کی طرح کے بڑے ایم پی ایز دیکھے ہیں۔

جناب سپیکر! متذکرہ بالا ایم ایس مالی اور اخلاق کرپشن میں بھی ملوث رہا ہے۔ اس کے ناروا سلوک سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب تو نہیں آیا، اگر جواب منگوا لیں تو بہتر ہے، ویسے جیسے جناب کی مرضی ہے۔

جناب سپیکر: کب تک جواب آ جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! انشاء اللہ next week میں منگوا لیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ next week میں نہیں، جمعہ تک اس کا جواب منگوا لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! جمعہ تک منگوا لیں گے۔

جناب سپیکر: جمعہ تک اس کا جواب آ جائے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری ایک گزارش تھی کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ اس میں، میں کمیٹی کو بتاؤں گا کہ اس ایم ایس صاحب کی morally corruption اور financially corruption کیا ہے۔

جناب سپیکر: وہ ایک علیحدہ چیز ہے۔ آپ کے ساتھ انہوں نے جو بات کی ہے اس کی بات کریں، دوسری باتوں کو آپ علیحدہ رکھیں۔ وہ آپ سب ثابت کرتے رہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری گزارش اتنی ہے کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کو ہم جمعہ تک pending کرتے ہیں۔ اس تحریک استحقاق کا جواب لے لیں گے، اگر جواب نہیں آئے گا تو اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: یا اللہ خیر۔ (قہقہہ)

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! 10 تاریخ کو میں نے بھی ایک تحریک استحقاق جمع کرائی تھی۔

جناب سپیکر: کس کے خلاف؟

جناب آصف محمود: آپ اس کو پڑھ لیں۔

جناب سپیکر: میرے خلاف؟

جناب آصف محمود: نہیں، نہیں۔ میں آپ کے خلاف نہیں کر سکتا۔ (قہقہے)
میں یہ گستاخی نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ میرے پاس نہیں ہے۔ میرے پاس ابھی تک آپ کی تحریک استحقاق نہیں آئی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرا بزنس آتا کیوں نہیں؟ مجھے تو یہ نہیں سمجھ آتا کہ وہ کون سے factors ہیں کہ جن کو ملحوظ خاطر رکھا جائے تو وہ بزنس اسمبلی کے اندر آتا ہے۔

جناب سپیکر: میں پتا کراتا ہوں۔ یہ آفس سے پوچھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری بات سن لیں، اس پر مجھے at least بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جب آپ کی وہ چیز میرے پاس ہے ہی نہیں جس پر آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے تو 10 تاریخ سے جمع کرائی ہوئی ہے، آپ سیکرٹری صاحب سے پوچھیں کہ وہ تحریک استحقاق کدھر ہے۔ پوچھ تو لیں، وہ important نوعیت کی ہے، آپ پڑھیں گے تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ وہ کتنی اہم ہے۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں، آپ کی ابھی فائل لے کر آتے ہیں۔ اگلی تحریک استحقاق جناب شہزاد منشی کی ہے۔۔۔ یہ suspend تو نہیں ہیں؟ میرے خیال میں یہ suspend ہیں، دیکھیں۔ اگلی تحریک استحقاق جناب ابو حفص محمد غیاث الدین!۔۔۔ میری بات سنیں۔ میرے خیال میں لاء منسٹر صاحب کو آ جانے دیں، ان کے سامنے آپ پڑھ دیں، آپ کے لئے بھی بہتر رہے گا۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! شروع کر لیں، آپ کی مہربانی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو سنائی نہیں دیا، میری آواز نہیں سن سکے۔ چلیں، آپ پڑھ دیں۔

ایس ایچ او تھانہ سٹی و صدر اور ڈی ایس پی شکر گڑھ کا بلا وارنٹ معزز ممبر اسمبلی کے گھر میں داخل ہونا

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 14۔اکتوبر 2017 کو بوقت 11:30 بجے دن میرا بیٹا محمد ریاض ایک حاملہ عورت کی ڈلیوری کیس کے حوالے سے ٹی ایچ کیو ہسپتال شکر گڑھ گیا۔ ایم ایس ڈاکٹر محمد طارق سے ڈلیوری کیس کے حوالے سے بات چیت شروع کی تو ایم ایس نے بلاجواز بے عزت کرنا شروع کر دیا۔ میرے بیٹے نے کافی منت سماجت کی کہ ڈلیوری کے حوالے سے ہماری مدد کریں۔ ایم ایس نے مدد کرنے کی بجائے دو نوجوانوں کو بلایا اور میرے بیٹے کو ٹانگوں سے پکڑ کر باہر پھینک دیا اور حکم دیا کہ اس کی ٹانگیں توڑ دو۔ ایم ایس محمد طارق کو معلوم تھا کہ محمد ریاض میرا بیٹا ہے اس لئے اس نے فوراً میرے بیٹوں کے خلاف مقدمہ درج کروایا تاکہ کسی کارروائی سے بچ سکوں۔ کاپی لف ہے۔

جناب سپیکر! مورخہ 15۔اکتوبر 2017 کو نماز مغرب کے فوراً بعد میرا بیٹا اور دیگر نمازی ابھی مسجد کے صحن میں کھڑے تھے کہ ایس ایچ او تھانہ صدر اور تھانہ سٹی شکر گڑھ ایس آئی الیاس کے ہمراہ مسجد خضریٰ میں جوتوں سمیت داخل ہوئے اور گالیاں دینے لگے۔ بعد ازاں پولیس افسران و اہلکاران

نے میرے گھر بلا وارنٹ دھاوا بول دیا۔ عورتوں سے بد تمیزی کی، بالوں سے گھسیٹا اور میرے دو بیٹوں اور قاری شہزاد کو گرفتار کر کے لے گئے۔

جناب سپیکر! میرے پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ سب کچھ ڈی پی او کے حکم سے ہوا ہے کہ مولانا غیاث الدین کے گھر چھاپہ مارو۔ پولیس کے ہمراہ ڈاکٹر محمد طارق، محمد ارشد پسران، محمد شفیع قوم انصاری پولیس پارٹی کے ہمراہ میرے گھر میں داخل ہوئے۔ عورتوں سے بد تمیزی کرتے اور محلہ داروں کے سامنے بُرا بھلا کہتے سارے محلے نے دیکھا کہ پولیس ایک ایم پی اے کے گھر والوں کے ساتھ کتنا بُرا سلوک کر رہی ہے۔ ایم ایس ڈاکٹر محمد طارق، ایس ایچ او تھانہ شکر گڑھ، ایس ایچ او تھانہ صدر کا ڈی پی او کے حکم پر میرے گھر میں داخل ہو کر چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا ہے جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: بہت زیادتی ہے۔ شیم، شیم

جناب سپیکر: جی، پولیس، کیا جمعہ تک اس تحریک استحقاق کا جواب آ جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کا جواب آ جائے گا۔

جناب سپیکر: ابھی انہیں بات کرنے دیں، ان کی مختصر سی بات سن لیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت عنایت فرمائیں تو میں مختصر سی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے ساتھ، میرے ہوتے ہوئے پولیس جس طرح سے میرے گھر میں داخل ہوئی ہے، مجھے یوں محسوس ہوا کہ اس طرح سے تو کشمیری مسلمانوں کے ساتھ ہندوستان کی فوج یا پولیس کرتی ہے جو میرے ساتھ کیا، میرے گھر میں دیواریں پھلانگ کر اندر چلی گئی اور میرے بیٹوں کو جن کا پرچے میں نام بھی درج نہیں تھا ان کو پکڑ کر لے گئی یہاں تک کہ میرا بیٹا بنیان کے اندر تھا، مسجد کے قاری کو پکڑ کر لے گئی، میں نے کہا تو کہنے لگے کہ ہمیں اوپر سے حکم آیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے کہا کہ خدا کا خوف کرو آپ بغیر وارنٹ کے میرے گھر میں داخل ہو رہے ہیں، موبائل چھین کے لے گئی، عورتوں کے ساتھ بد تمیزی کی، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کون وہ پیچھے طاقت تھی جس نے اس طرح سے مجھے ذلیل کروایا ہے، اس طاقت کا نام لیا جائے، قانون کی کتابوں میں جب یہ لکھا ہوا ہے کہ کوئی وارنٹ گرفتاری کے بغیر کسی کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتا، گرفتار نہیں کر سکتا، کہنے لگے کہ جن کے خلاف پرچہ ہوا ہے، پرچہ بھی کیا، 506 کا پرچہ ہے جو کہ قابل ضمانت ہے۔

جناب سپیکر! میں نے کہا کہ میں صبح بیٹے پیش کر دوں گا، جائز اور ناجائز کی بات نہیں، آپ قانونی کارروائی ضرور کریں لیکن قانون کے دائرے میں رہ کر کریں۔ قانون کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ Shall not be arrested without warrant آپ وارنٹ کے بغیر میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہم ساری حدود کو پار کر دیں گے، ہمیں کوئی ضرورت نہیں، ہمیں پیچھے سے حکم ہے، ہم نے گرفتار کرنا ہے، میں نے کہا کہ میں صبح ضمانت کروالوں گا۔ صبح ضمانت کے لئے جب میرے بیٹے ایک وکیل کے ڈیرے پر بیٹھے ہوئے تھے تو باقاعدہ طور پر ڈی پی او اور دو ڈی ایس پی پوری گارڈ لے کر آئے اور میرے بچوں کو وکیل کے چیمبر سے اٹھالیا، پھر انہوں نے ہڑتال کی اور پھر ان کو جج صاحب نے طلب کیا، اتنی زیادتی اور اس زیادتی کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے میں اس کو بے نقاب کرنا چاہتا ہوں کہ یہ قانون کی زد میں ہے، اس طرح سے ذلیل کیا جاتا ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں اپنے ان بھائیوں سے التماس کروں گا کہ اگر اپنی عزت کو بچانا چاہتے ہیں تو میرا ساتھ دیں، جس نے زیادتی کی ہے اس کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

معزز ممبران: ہم ان کے ساتھ ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ مجھے ان کی بات سننے دیں۔ جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ (شور وغل)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ اسے کمیٹی کو بھجوا تو رہے ہیں لیکن ہمارے معزز فاضل ممبر---

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ Report Submit within two months.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری گزارش سن لیجئے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جس طرح سے انہوں نے واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ خود گھر میں تھے اور پولیس ان کی موجودگی میں ان کے گھر داخل ہوئی اور جس طرح سے ان کے ساتھ بدتمیزی کی گئی، جس طرح سے ان کے ساتھ زیادتی کی گئی، ہم تمام اپوزیشن کے لوگ پولیس کے اس روّیے پر احتجاج بھی کر رہے ہیں اور دو منٹ کے لئے واک آؤٹ بھی کر رہے ہیں، یہ انتہا ہے۔ پولیس اگر ایم پی اے کے گھر گھس جائے تو عام آدمیوں کے ساتھ کیا کرتی ہو گی۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسے بات نہیں بنے گی۔ An order has been passed.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف دو منٹ کے ٹوکن واک آؤٹ پر
ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ واک آؤٹ اس لئے ہے کہ پولیس ایم پی اے کے گھر داخل کیوں ہوئی ہے؟ پولیس کو جناب ابو حفص محمد غیاث الدین کے گھر کے اندر داخل ہونے کا کوئی حق نہیں تھا۔

جناب سپیکر: جی، میں نے وہ بات سن لی ہے اور اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے، آپ کی بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔ اس پر اب بات نہیں ہو گی۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر مسرور نواز جھنگوی کی ہے۔ اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ (شور وغل)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! واقعہ ٹھیک بھی ہو سکتا ہے لیکن ایم پی اے کے گھر کے اندر پولیس کے داخل ہونے پر ہم شدید احتجاج کرتے ہیں۔ میں حکومتی ممبران سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنے بھائی کے لئے احتجاجاً واک آؤٹ کریں۔(شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

MR SPEAKER: Order please. Order in the House. Order in the House.

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب عبدالرزاق ڈھلوں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں، میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون(ترمیم)لوکل گورنمنٹ پنجاب 2017کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! میں

The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2017.

(Bill No. 23 of 2017)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 955/17 سید محمد سبطین رضا کی ہے۔

ایکسیئن کوٹ ادو، ایس ای مظفر گڑھ اور چیف انجینئر کی ملی بھگت سے تحصیل علی پور اور جتوئی کا پانی چوری ہونے کا انکشاف

سید محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل علی پور اور تحصیل جتوئی ضلع مظفر گڑھ ہیڈ تونسہ سے نکلنے والی نہر مظفر گڑھ کینال سے سیر اب ہوتی ہیں۔ اس میں دو ایکسیئن، ایکسیئن کوٹ ادو اور ایکسیئن مظفر گڑھ کی عملداری ہے۔ تین چار ماہ سے ایکسیئن کوٹ ادو، ایس ای اریگیشن مظفر گڑھ اور چیف انجینئر ڈیرہ غازی خان کی ملی بھگت سے تحصیل علی پور اور تحصیل جتوئی کا پانی مسلسل چوری کیا جا رہا ہے۔ ہیڈ تونسہ سے مظفر گڑھ کینال سے آنے والے پانی کا 47 فیصد کوٹ ادو اور 53 فیصد ایکسیئن مظفر گڑھ کی عملداری میں آتا ہے جبکہ ایکسیئن کوٹ ادو، ایس ای اور چیف انجینئر کی ملی بھگت سے 53 فیصد کی بجائے 25 سے 30 فیصد پانی مظفر گڑھ کو دیا جا رہا ہے۔ ایس ای اور چیف انجینئر کو بار بار آگاہ کرنے کے باوجود جب شنوائی نہ ہوئی تو میں نے سیکرٹری آبپاشی کو تحریری طور پر آگاہ کیا کہ اس وقت مظفر گڑھ کینال میں سات ہزار کیوسک پانی ہیڈ تونسہ سے آ رہا ہے جس سے ایکسیئن مظفر گڑھ کی عملداری میں آنے والی نہروں کا شیئر تقریباً 3600 کیوسک بنتا ہے جبکہ صرف 1800 سے 2000 کیوسک پانی دیا جا رہا ہے اور یہ سب عرصہ چار ماہ سے جاری ہے، میری درخواست کے باوجود کوئی شنوائی نہیں ہو رہی۔ تحصیل علی پور، تحصیل جتوئی اور تحصیل مظفر گڑھ کے کچھ حصہ کے لاکھوں کسانوں کا پانی چوری کر کے ناقابل تلافی نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے تینوں تحصیلوں کے کسانوں میں بڑا اشتعال اور مایوسی پائی جاتی ہے۔ ان کا وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ ہے کہ کسانوں کے ہونے والے نقصان کا ازالہ کیا جائے اور کسانوں کو نقصان پہنچانے والوں کے خلاف

قانونی کارروائی کرتے ہوئے سخت سے سخت سزا دی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اس کا جواب لیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے پوائنٹ آف آرڈر کے لئے دو منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: کوئی شرارت سوجھ گئی ہے؟

جناب آصف محمود: نہیں، نہیں۔ شرارت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کیا ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! بڑی genuine سی بات ہے۔

جناب سپیکر: اب تو ہم اور آگے چلے گئے ہیں۔ ہم تو تحاریک التوائے کار پر چلے گئے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے بات تو کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: کس سے بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب آصف محمود: آپ سے۔ وہ مسئلہ آپ ہی سے relevant ہے اور آپ ہی اسے حل کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا۔

پی پی۔9 میں ہارے ہوئے شخص کے نام کی تختیاں لگنے کا معاملہ

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! problem یہ ہے کہ پچھلے چار سال سے ہمارے اپوزیشن کے ممبران اکثر احتجاج کر رہے ہوتے ہیں۔ قبل اس کے کہ آپ میرا مائیک بند کر دیں میں فی الفور اس issue پر جاتا ہوں۔ میں پہلے وہ issue آپ کے گوش گزار کر دوں کہ میں نے 2013 میں جس کے مدمقابل الیکشن لڑا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرے حلقے کے لوگوں نے ووٹ دے کر مجھے منتخب کر کے یہاں اس ایوان کے اندر بھیجا۔ آپ چار سال سے مسلسل اپوزیشن کے لوگوں کو ignore کرتے آرہے ہیں۔ نہ تو ان کی کوئی ڈویلپمنٹ سکیم لیتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: افسوس ہے۔ میں افسوس ہی کر سکتا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ میری بات مکمل ہونے دیں۔ ابھی ستم ظریفی یہ ہے کہ میرے مدمقابل جو مجھ سے الیکشن ہارے تھے وہ نہ صرف وہاں پر اپنے نام کی تختیاں لگا رہے ہیں چلیں وہ تختیاں بھی لگائیں جو اکثر حلقوں میں لگا رہے ہیں لیکن وہ اپنی تختیوں پر بدستور ایم پی اے پی پی۔9 لکھ رہے ہیں وہاں کوئی سابقہ کا word نظر نہیں آتا۔ یہ کون سا قانون ہے اور یہ کون سا ایوان ہے؟ آپ اس کرسی پر بیٹھے ہیں میں بڑے افسوس سے یہ کہتا ہوں کہ میں نے پچھلی اسمبلیوں کی جتنی study کی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کوئی اچھی بات کریں تو میں آپ کی بات سنوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس اسمبلی کی جتنی بے توقیری کروا رہے ہیں اس کی مثال نہیں ملے گی۔

جناب سپیکر: جنہوں نے کام کروایا ہے ان کا نام لکھ دیا ہو گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے بتائیں الیکشن ہم جیت کر آئے ہیں وہ تختیوں پر کس طرح ایم پی اے لکھوا رہا ہے۔ اگلی بات سن لیں میں پچھلے ایک ہفتے سے ڈی سی صاحب کو فون کر رہا ہوں ان کا ایک message آتا ہے I call you back. میں آپ کو ڈھیروں messages دکھا سکتا ہوں اور میں یہی issue ان کے سامنے discuss کرنا چاہ رہا ہوں کہ میرے حلقے کے اندر ایک شخص جس کو 2013 میں لوگوں نے رد کیا وہ کیسے اپنے نام کے ساتھ ایم پی اے لکھوا رہا ہے اور 17-2016 کی ترقیاتی سکیموں کے لئے کہاں سے فنڈز لا رہا ہے۔ کل اسی ایوان کے اندر میرا سوال تھا کہ میرے حلقے میں کتنے ترقیاتی کام ہوئے تو گورنمنٹ نے جواب دیا کہ ایک روپے کا بھی ترقیاتی کام نہیں ہوا۔ چلیں جب اس سوال کی turn آئے گی تو میں اس پر بات کروں گا۔ مجھے یہ بتائیں کہ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹیوں کے اندر ہمیں نہیں بلایا جاتا۔ محرم کے جلوسوں کے اندر لاء اینڈ آرڈرز پر ہمارے ورکرز وہاں پر امن کمیٹی کے اندر

ڈیوٹیاں دے رہے ہوتے ہیں لیکن یہ ہم میں سے کسی کو نہیں پوچھتے لیکن ظاہر ہے ہمارا علاقہ ہے ہمیں پوچھیں یا نہ پوچھیں ہم اپنے لوگوں کے لئے کام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ کا حسن سلوک ہے، میں تو آپ کو نہیں کہتا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے یہ بتائیں کہ جو ایم پی اے کے نام سے تختیاں لگی ہوئی ہیں اس پر کیا ہو سکتا ہے؟ میرے پاس ویڈیوز موجود ہیں کہیں پر سابقا کا لفظ نہیں ہے اور وہ تختیاں لگاتار لگائی جا رہی ہیں کیونکہ election year ہے۔

جناب سپیکر: کسی نے سابق ایم پی اے مٹا دیا ہو گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کسی نے نہیں مٹایا، وہ تختیاں لگتے وقت کی بھی ویڈیوز میرے پاس ہیں۔ آپ میرے سینئر ہیں ، محترم ہیں اور اس ایوان کے Custodian بھی ہیں آپ کو یہ issue seriously take up کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ بھی اس ایوان کے معزز ممبر ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ یہ بڑا serious معاملہ ہے ہم اسے محض ہنسی مذاق میں نہ ٹالیں بلکہ یہ ایک sitting MPA کا privilege breach of ہے کہ اس کے حلقے کے اندر فنڈز بھی خرچ ہو رہے ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن وہاں پر جو stone لگائیں اس پر وہ اپنے ساتھ لکھیں کہ موجودہ ایم پی اے ہے تو یہ breach of privilege ہے۔

جناب سپیکر: یہ ہو نہیں سکتا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! معزز ممبر کے پاس اس کی ویڈیوز موجود ہیں آپ اس کی تحقیقات کرائیں۔

جناب سپیکر: اس سلسلے میں انکوائری کروا کر پھر آپ کو بتا سکتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ یہ جعل سازی میں آتا ہے اس لئے موصوف کے خلاف ایف آئی آر کا اندراج کرائیں۔ میں تو پچھلے ایک ہفتے سے ڈی سی اور سی پی او کو فون کر رہا ہوں

لیکن وہ فون attend نہیں کرتے۔ ابھی ایک معزز ممبر اسمبلی کے حوالے سے اظہار کر رہے تھے تو یہ ہم سب کے لئے سوچنے کا مقام ہے کہ ایک ممبر آگ اور خون کے کھیل سے نکل کر اس ایوان کے اندر عزت کے لئے آتا ہے۔ اگر آج آپ ہماری عزت کو تار تار کر رہے ہیں تو کل آپ ان بنچز پر بیٹھیں گے اور مجھے وہ ٹائم بڑا قریب نظر آرہا ہے اور آپ کو بھی نظر آرہا ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: میں ایسی بات نہیں کروں گا۔ I am sorry for that.

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ہم ہمیشہ آپ کا احترام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔ میں اس معاملے کو check کرواتا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے تحریک استحقاق تو پڑھنے دیں۔

جناب سپیکر: ابھی آپ کا نوٹس میرے پاس نہیں آیا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے پڑھنے تو دیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ ابھی نہیں پڑھ سکتے۔ شکریہ۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب آصف محمود: آپ سیکرٹری صاحب سے پوچھیں کہ ہم اپنا بزنس دیتے ہیں۔ آپ بتائیں کہ ہم یہاں کیوں آتے ہیں؟ ہم اسی لئے آتے ہیں کہ اپنا بزنس اسمبلی میں پیش کریں۔

جناب سپیکر: قاعدے قانون کے مطابق ہی بزنس آنا ہوتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کون سا قاعدہ قانون ہے، یہاں پر قاعدے قانون چل رہے ہیں اور کیا آپ ایوان کو قاعدے قانون کے مطابق چلا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جو بات قاعدے قانون کے خلاف ہو گی وہ نہیں سنوں گا۔ آپ کی مہربانی تشریف رکھیں ۔ میں کہتا ہوں تشریف رکھیں، پلیز آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے تحریک استحقاق پڑھنے دیں۔

جناب سپیکر: جب تک نمبر نہیں لگے گا میں نہیں پڑھنے دوں گا۔ آپ proper channel through آئیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے تحریک استحقاق پڑھنے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں ایسے نہیں پڑھنے دوں گا۔ آپ پہلے اپنی تحریک استحقاق دفتر میں جمع کرائیں۔ ذرا طریقے سے بات کریں۔ ہوش سے بات کریں۔ آپ مہربانی کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں پڑھوں گا۔

جناب سپیکر: No. I say no آپ نہیں پڑھ سکتے۔ نہیں پڑھنے دوں گا، آپ کی مہربانی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے میرے حلقے کے لوگوں نے منتخب کر کے بھیجا ہے میں یہاں ان کے حقوق کی بات کروں گا۔

جناب سپیکر: میں کب کہتا ہوں کہ حلقے کے لوگوں کی بات نہ کریں۔ میں مانتا ہوں کہ آپ معزز ممبر ہیں لیکن اس کا ایک طریق کار ہے، آپ ایسے نہ کیا کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہاں ممبر کی تذلیل کی جاتی ہے۔ کیا یہ اسمبلی ہے؟

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں۔ میں کہتا ہوں آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: میں نہیں بیٹھتا۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں Please listen

جناب آصف محمود: میں اپنی تحریک استحقاق پڑھوں گا۔

جناب سپیکر: میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ please listen مہربانی کریں اور تشریف رکھیں۔ یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔ میں آپ کی بات نہیں سنوں گا۔ میں ایسے نہیں سنوں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اگر معزز ممبر اتنا زیادہ hurt ہے اور اس کی بات بالکل genuine ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ ہمیں شروع دن سے ہی ترقیاتی کاموں سے محروم رکھا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ حکومت اور آپ کا معاملہ ہے میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ کو مورد الزام نہیں ٹھہرا رہا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! پہلے معزز ممبر جناب آصف محمود کو نیچے بٹھائیں اور پھر آپ بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آصف محمود صاحب! آپ بیٹھ جائیں میں بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر جناب آصف محمود بہت زیادہ hurt ہوئے ہیں قبل ازیں انہوں نے کبھی اس طرح سے بات نہیں کی۔ اب ان کے حلقہ کے اندر ایک شخص جگہ جگہ لکھ رہا ہے کہ فلاں ایم پی اے، فلاں ایم پی اے حالانکہ وہاں کے sitting MPA جناب آصف محمود ہیں اور ایک سابق ایم پی اے اپنے نام کے ساتھ ایم پی اے کی تختیاں لگوا رہا ہے تو اس سے معزز ممبر جناب آصف محمود کا Privilege breach ہو رہا ہے اس لئے آپ ان کی تحریک استحقاق کو آج نہیں تو کل take up کر لیں۔ آپ اس تحریک استحقاق کو admit کر کے استحقاق کمیٹی کے سپرد فرما دیں اور کمیٹی خود ہی ساری تحقیقات کر لے گی۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میری بات سُنیں۔ آپ میرے لئے محترم ہیں اور آپ سے پہلے جو صاحبان اس مقدس ایوان کے ممبران رہ چکے ہیں وہ بھی میرے لئے محترم ہیں لہٰذا اس ایوان کے کسی سابق ممبر پر comments کرنا مناسب نہیں ہے۔ جناب آصف محمود اپنی تحریک proper طریقے سے جمع کروائیں۔ اس کے بعد میں ان کی تحریک کو دیکھ لوں گا اور اگر ان کو بُلوانا پڑا تو میں ان کو بُلوا لوں گا۔ اسی طرح جو بات انہوں نے اپنے حلقہ کے حوالے سے ابھی پوائنٹ آف آرڈر پر point out کی ہے یا اپنی تحریک میں کہہ رہے ہیں تو اس کی تصدیق بھی کروا لیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بڑی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! حکومت پنجاب اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے اخبار میں ایک اشتہار آیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر کی بات غور سے سُنیں کیونکہ آپ کو جواب دینا ہے۔ جی، میاں صاحب!

فارن پی ایچ ڈی پروگرام میں داخلہ لینے والے طلباء و طالبات کو فنڈز کی عدم دستیابی

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ حکومت پنجاب اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے روزنامہ "جنگ" میں ایک اشتہار چھپا اور اس اشتہار میں لکھا گیا تھا کہ:

Foreign Ph.D Scholarships for Punjab Public Sector Colleges Batch-II.

جناب سپیکر! ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے 26-جنوری 2017 کو یہ اشتہار آیا تھا اور اس کی آخری تاریخ 24-مارچ تھی۔ اس اشتہار کے اندر اپلائی کرنے والے بچوں کے لئے تمام شرائط تفصیل کے ساتھ دی گئی ہیں۔ اس میں کہا گیا تھا کہ جو بچے TOEFL and IELTS کے tests qualify کریں گے انہیں باہر کے ممالک کی یونیورسٹیوں میں Ph.D Programmes میں داخلہ دلوایا جائے گا اور حکومت ان کی پوری مالی معاونت کرے گی۔ اس حوالے سے ساری scrutiny مکمل ہو گئی اور اب جب یہ بچے یا بچیاں پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن سے رابطہ کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ حکومت پنجاب نے اخبار میں اشتہار دیا، بچوں نے اپنا سارا شیڈول چھوڑ کر اس اشتہار کے against apply کیا، انہوں نے آپ کے تمام tests بھی qualify کر لئے ہیں اور اب آپ انہیں یہ جواب دے رہے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ اب یہ بچے نہ تین میں نہ تیرہ میں ہیں۔ میری آپ کی وساطت سے حکومت سے درخواست ہے کہ اس معاملے پر نظر ثانی کی جائے کیونکہ اس طرح تو بچوں کا مستقبل تباہ ہو جائے گا۔ وہ بچے جو Ph.D کرنا چاہ رہے ہیں، جو qualify کرتے ہیں اور جنہوں نے متعلقہ Entry Tests بھی پاس کر لئے ہیں۔ اس ایک Entry Test کی cost تقریباً 20 یا 25 ہزار روپے آتی ہے۔ ان بچوں نے یہ test بھی qualify کر لیا ہے تو اب حکومت کو ان بچوں کے لئے فنڈز release کرنے چاہئیں تاکہ پبلک سیکٹر کالجز سے merit پر آنے والے ان بچوں کو

باہر کے ممالک کی یونیورسٹیوں میں داخلہ مل سکے اور وہ Ph.D کر سکیں۔ میری التماس ہے کہ متعلقہ منسٹر کو اس حوالے سے ہدایات دی جائیں۔

جناب سپیکر: وزیر ہائر ایجوکیشن یا پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن کل اس کا جواب دیں گے۔ انہیں کل بُلوایا جائے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

حلقہ پی پی۔263 کی فارم ٹو مارکیٹ سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں نے پچھلے بجٹ میں آپ کے توسط سے معزز وزیر مواصلات وتعمیرات سے گزارش کی تھی کہ میرا حلقہ پی پی۔263 ہے اور وہاں پر 80/85 فیصد گنّا کاشت ہوتا ہے کیونکہ وہ دریائی علاقہ ہے۔ میں ہر بجٹ کے موقع پر اپنی تقریر کرتے ہوئے یہ بات on record لاتا ہوں کہ میرے حلقہ کی تمام سڑکیں خصوصاً farms to market roads ٹوٹ پھُوٹ کا شکار ہیں اور ان کی حالت ابتر ہو چکی ہے۔ گنّے کا غریب کاشتکار دو روپے فی من کے حساب سے Sugarcane Cess کی کٹوتی کرواتا ہے اور یہ رقم کین کمشنر کے پاس جمع ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! چند مہینے بعد الیکشن ہونے والے ہیں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ خدارا! میرے حلقہ پی پی۔263 لیّہ کے حوالے سے کوئی کمیٹی بنا کر بھجوا دیں۔ یہ حلقہ 80/85 فیصد گنّا شوگر ملوں کو مہیا کرتا ہے اور اس حلقہ کی ایک سڑک بھی پچھلے چار سالوں میں مرمت نہیں ہو سکی۔ پچھلے بجٹ سے پہلے آپ نے میری کین کمشنر اور سیکرٹری خوراک سے میٹنگ کروائی تھی لیکن اس میٹنگ میں ہونے والے سارے فیصلے اور باتیں ہوا میں اُڑ گئیں۔ اب کرشنگ سیزن شروع ہونے والا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے متعلقہ وزیر سے گزارش ہے۔ اس وقت متعلقہ وزیر صاحب تو ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ راہِ للہ۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ کو بات اس وقت کرنی چاہئے تھی جب متعلقہ منسٹر ایوان میں موجود ہوتے تا کہ ہم ان سے اس کا جواب طلب کرتے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اور کم از کم آج تو منسٹر صاحبان کو ایوان میں حاضر ہونا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبان حاضر ہیں لیکن آپ سے متعلقہ منسٹر موجود نہیں۔ اب یہ تو معلوم نہیں تھا کہ آپ نے ان سے متعلقہ پوائنٹ آف آرڈر لینا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس حوالے سے آپ کوئی direction جاری فرمادیں۔ اس کو کل تک pending فرمادیں تاکہ کل منسٹر صاحب آکر اس کا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: سردار شہاب الدین خان صاحب نے اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر جو کچھ کہا ہے وہ متعلقہ منسٹر صاحب کو بھجوائیں۔ یہ متعلقہ منسٹر کے نوٹس میں لائیں۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رحیم یار خان اور بہاولپور کی شوگر ملیں بند ہونے سے گنّے کے کاشتکاروں کو پریشانی کا سامنا

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! ٹھوکر نیاز بیگ پر کسانوں کا بہت بڑا ہجوم جمع ہے اور ان کا مقصد پنجاب اسمبلی کے سامنے دھرنا دینا ہے۔ ہمارے اضلاع رحیم یار خان اور بہاولپور کی تین شوگر ملیں بند ہو گئی ہیں۔ جہانگیر ترین صاحب نے ان کا سٹے آرڈر لیا ہوا ہے۔ میری حکومت پنجاب سے گزارش ہے کہ ان سے مذاکرات کئے جائیں اور اس سٹے آرڈر کو ختم کروایا جائے تاکہ کسان بچ سکے بصورت دیگر کسان نہیں بچ سکے گا۔ سات لاکھ ایکڑ گنّا برباد ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ہم کسان بھی برباد ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ چاہے اپنے لیول پر، چاہے پنجاب حکومت کے لیول پر یا پھر وفاقی سطح پر مذاکرات کر کے ان بند شوگر ملوں کو چالو کروائیں تاکہ زمیندار اپنا گنّا ان شوگر ملوں کو بیچ سکے اور خوشحالی آسکے۔ اگر اسی طرح گنّا کھیتوں میں کھڑا رہا تو اسے آگ لگانی پڑے گی اور کسانوں کا بہت بڑا نقصان ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: میاں اسلام اسلم صاحب! آپ کی بات نوٹ ہو گئی ہے۔ کین کمشنر صاحب اور متعلقہ محکمہ کے منسٹر صاحب کو لکھ کر بھجوائیں۔ میاں صاحب نے اپنے پوائنٹ آف آرڈر میں جو بات پوائنٹ آؤٹ کی ہے اسے متعلقہ محکمہ کو لکھ کر بھجوایا جائے۔

تحاریک التوائے کار

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر956/17 محترمہ نگہت شیخ کی ہے۔ وہ اپنی تحریک پیش پڑھیں۔

صوبائی دارالحکومت اور دیگر اضلاع کے متعدد سکولوں و کالجوں میں مدر کیئر سنٹرز کے قیام کا مطالبہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے سرکاری دفاتر میں شادی شُدہ خواتین ملازمین کی سہولت کے لئے مدر کیئر سنٹرز کے قیام کا آغاز کیا تھا جو کہ حکومت پنجاب کا بڑا احسن اقدام ہے اور بڑے شہروں کے کچھ دفاتر میں خواتین ملازمین اس سہولت سے مستفید ہو رہی ہیں لیکن کافی عرصہ سے اس عمل کو نامعلوم وجوہات کی بناء پر بند کر دیا گیا ہے جس سے خواتین ملازمین خاص طور پر شادی شُدہ خواتین اساتذہ کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ جن میں گورنمنٹ مسرت گرلز ہائی سکول بند روڈ لاہور، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چوبرجی گارڈن اسٹیٹ کالونی لاہور، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول تاجپورہ سکیم، گورنمنٹ ہائی سکول وحدت کالونی لاہور اور اس کے علاوہ صوبائی دارالحکومت کے متعدد سکولز و کالجز میں مدر کیئر سنٹرز کا قیام عمل میں نہیں لایا جا سکا جس کی وجہ سے لاہور شہر سمیت صوبہ بھر کی خواتین اساتذہ کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور ان کی تمام تر توجہ گھر پر موجود اپنے شیر خوار بچوں کی طرف رہتی ہے اور وہ طالبات کو مکمل

توجہ نہیں دے پاتیں۔ صوبہ پنجاب کی تمام خواتین اساتذہ کا حکومت پنجاب سے مطالبہ ہے کہ دوسرے گورنمنٹ دفاتر کی طرح سکولز و کالجز میں بھی ڈے کیئر سنٹرز کے قیام کے عمل کو شروع کیا جائے تاکہ وہ مکمل توجہ سے اپنے تدریسی فرائض سر انجام دے سکیں اور ان کی ذہنی پریشانیوں میں کمی آسکے۔ اس حوالے سے شادی شدہ خواتین اساتذہ میں بڑی تشویش پائی جارہی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 960/17 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ!

پنجاب بھر میں مستحق افراد میں تقسیم کئے جانے والے جانوروں میں بے ضابطگیوں کا انکشاف

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 25۔ ستمبر 2017 کی خبر کے مطابق محکمہ لائیوسٹاک کی جانب سے پنجاب بھر میں مستحق افراد کو تقسیم کئے جانے والے جانوروں میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا ہے۔ محکمہ کی جانب سے من پسند افراد کو جانور تقسیم کئے گئے جبکہ متعدد ضرورت مند افراد کی جانب سے محکمہ کو شکایات بھی کی گئیں لیکن محکمہ کی ناقص حکمت عملی کے باعث ہزاروں ضرورت مند افراد تاحال محروم ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے لیکن محترمہ ایک تحریک پڑھ چکی ہیں۔ اگلی تحریک بھی محترمہ کی ہے تو ان دونوں تحاریک کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 963/17 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

لاہور و دیگر اضلاع میں قائم بلند و بالا عمارتیں سیفٹی فائر فائٹنگ سسٹم سے محروم ہونے کا انکشاف

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان" کی اشاعت مورخہ 12- ستمبر 2017 کی خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں دس ہزار سے زائد سرکاری و نجی اداروں کی بلند و بالا عمارتیں سیفٹی فائر فائٹنگ سے محروم، جس کے باعث ان بلند و بالا عمارتوں میں آگ لگنے سے کسی وقت بھی کوئی بڑا سانحہ پیش آسکتا ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں، ضلعی حکومت اور ریسکیو سمیت چار محکمہ جات کی تیار کردہ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ لاہور سمیت دیگر اضلاع میں بلند و بالا عمارتوں میں آتشزدگی کے باعث آئے روز پیش آنے والے حادثات میں دس ہزار سے زائد سرکاری و نجی بلند و بالا عمارتوں کی نشاندہی کی گئی ہے جس میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ ان عمارتوں کی تعمیر کے وقت سیفٹی فائر فائٹنگ کے اصولوں پر عملدرآمد نہیں کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ ضلعی حکومت، پولیس، ریسکیو اور دیگر متعلقہ اداروں کے بار بار نوٹس بھجوانے کے باوجود صدر پاکستان کے حکم کو پس پردہ رکھا جا رہا ہے اور ان بلند و بالا عمارتوں میں سیفٹی فائر فائٹنگ کے اقدامات نہیں کئے گئے ہیں جس کے باعث ان بلند و بالا عمارتوں میں آتشزدگی کے معمولی واقعہ پر بڑے سے بڑا حادثہ رونما ہو سکتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر مراد راس کی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 968/17 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی ہے۔ جی، محترمہ!

پنجاب ٹیکسٹ بورڈ کی جعلی کتب کی فروخت کا انکشاف

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" کی اشاعت مورخہ 25۔ ستمبر 2017 کی خبر کے مطابق پنجاب ٹیکسٹ بورڈ کی جعلی کتب فروخت ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ مختلف مقامات پر جعل ساز بورڈ کی نقل کی گئی ہے۔ غیر معیاری کتب دھوکے سے فروخت کی جا رہی ہیں۔ جعلی کتب کی روک تھام کے لئے بورڈ نے درسی کتب کے سرورق پر خصوصی نشان چسپاں کیا ہے جبکہ حکومت کی جانب سے جعل سازوں کے لئے دو سال قید اور جرمانے کی سزا مقرر کی ہے۔ لاہور بورڈ حکومت کے بنائے قوانین پر عمل درآمد کروانے میں ناکام ہو چکا ہے۔ طلباء اور ان کے والدین نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ جعلی کتب فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈی سی بہاولپور کا چک BC/7 کے قریب 50 سال سے قائم آبادی کو مسمار کرنا

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جیسے جیسے آبادی بڑھتی ہے تو رہائش کے مسائل بھی پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور غریب لوگ ان مسائل کو زیادہ face کرتے ہیں۔ کچی آبادیاں وجود میں آتی ہیں اور اُس کے اندر محکمہ مال کی ملی بھگت شامل ہوتی ہے۔ پھر حکومت اچانک کوئی پراجیکٹ سوچتی ہے اور پھر ان کچی آبادیوں کو بے دردی سے ملیامیٹ کر دیا جاتا ہے۔ بہاولپور تحصیل صدر میں ایک چک BC/7 ہے اس چک کی زمین میں راستوں سے ہٹ کر حکومت کی ایک دو ایکڑ زمین خالی پڑی ہوئی تھی جس تک

پہنچنے کے لئے کوئی راستہ بھی نہیں تھا۔ وہاں پر غریب غرباء نے کوئی 20/15 گھر بنائے ہوئے تھے اور گزشتہ 50 سال سے وہاں پر رہائش پذیر تھے۔ دس پندرہ دن پہلے محکمہ مال کا عملہ پولیس اور بلڈوزر ساتھ لے کر وہاں چلے گئے اور پوری کی پوری بستی کو ملیامیٹ کر دیا اور سامان اُٹھانے کی بھی اجازت نہیں دی۔ اُن غریب لوگوں کے گھر اور سارا سامان برباد کر دیا اور پوری بستی کو ختم کر دیا۔ بچے، خواتین، بوڑھے اور جوان چیختے پکارتے رہے لیکن کسی نے شنوائی نہ کی۔ وہ غریب لوگ بے یارو مددگار اُسی بستی کے قریب ٹوٹے پھوٹے سامان کے ساتھ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے معلومات لیں تو بتایا گیا کہ ہم یہاں پر ایک ماڈل قبرستان بنانا چاہتے ہیں جبکہ اُس بستی سے 6/5 ایکڑ کے فاصلے پر حکومت کی 4 مربع زمین قبرستان کے لئے مختص ہے اُس کے اوپر ناجائز قبضے ہیں اور اُس زمین کو واگزار کرانے کی بجائے اس بستی کو ملیامیٹ کر دیا گیا۔ گزارش یہ ہے کہ میں خود موقع پر گیا ہوں اُن غریب لوگوں کے ساتھ بڑی زیادتی ہوئی ہے۔ مجھے یہ سُن کر خوشی ہوئی کہ اس واقعہ پر حکومت پنجاب نے نوٹس لیا اور رانا مشہود احمد خان خصوصی طور پر وہاں تشریف لائے لیکن مقامی انتظامیہ نے اس طرح کی مینجمنٹ کی کہ جو بستی ملیامیٹ کی گئی تھی وہاں تک رانا مشہود صاحب کو پہنچنے نہیں دیا گیا اور دور دور ہی چار پانچ بندوں کو ملایا معلوم نہیں ان کو کیا بتایا گیا جو وہ وہیں سے رخصت ہو گئے۔ اس کی کوئی true picture یہاں پر نہیں پہنچی۔ میں نے ڈپٹی کمشنر سے بات کی کہ تم نے اس بستی کو گرایا ہے۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ جب ایسی بستیاں بنتی ہیں تو کیا ریونیو کا عملہ اس میں ملوث نہیں ہوتا اور کیا پیسے نہیں لیتا؟ اس طرح بستیاں بن جاتی ہیں پھر بعد میں ان کو گراتے ہیں تو جتنا بھی ریونیو کا عملہ یہاں تعینات رہا ہے ان کے خلاف بھی کارروائی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر میری گزارش آپ کے توسط سے حکومت سے یہ ہے کہ یہ بستی دور ہٹ کر ایک دو ایکڑ میں بنی ہوئی تھی، اس کے ساتھ چند ایکڑ کے فاصلے پر چار مربعے کا قبرستان موجود ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس بستی کو کچی آبادی declare کیا جائے اور متاثرین کو باضابطہ طور پر زمین الاٹ کر دی جائے۔ اس سے ملحق چار مربعے زمین جو قبرستان کے لئے مختص ہے اس کو باضابطہ ماڈل قبرستان بنایا جائے۔ میں آپ کے توسط سے حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ غریبوں کے ساتھ یہ جو ظلم ہوا ہے اس کا ازالہ ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! اگر اس پر آپ کی جانب سے direction آجائے تو میں بڑا مشکور ہوں گا۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان کو یہ ساری بات یاد کروائیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈا پر درج ذیل کارروائی ہے۔ پہلی قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے، وہ suspend ہیں اس لئے ان کی قرارداد pending کی جاتی ہے۔ اگلی قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے ان کی قرارداد dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی قرارداد جناب احمد خان بھچر کی ہے وہ بھی suspend ہیں اس لئے ان کی قرارداد pending کی جاتی ہے۔ اگلی قرارداد محترمہ نگہت شیخ کی ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس میں یونیورسٹیز کے لفظ کا اضافہ چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے جو قرارداد دی تھی پہلے اسے ہی پڑھیں بعد میں اسے بھی دیکھ لیں گے۔

صوبہ پنجاب کے تمام گرلز سکولز و کالجز میں مدر کیئر سنٹر کے قیام کا مطالبہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام گرلز سکولز و کالجز میں مرحلہ وار مدر کیئر سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام گرلز سکولز و کالجز میں مرحلہ وار مدر کیئر سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جائے۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق پہلے ہی مرحلہ وار مدر کیئر سنٹرز بن رہے ہیں لیکن جو رہ گئے ہیں انشاء اللہ وہ بھی مرحلہ وار بن جائیں گے لہٰذا اس قرارداد کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! حکومت مرحلہ وار مدر کیئر سنٹرز بنا رہی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ ٹھیک ہے لیکن یہ ensure کر دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ایوان میں بات کی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں اپنی قرارداد withdraw کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ تیسری قرارداد میاں طارق محمود کی ہے۔ جی، میاں صاحب! اپنی قرارداد پڑھیں۔

گریڈ 5 تا 15 کے سرکاری ملازمین کی طرز پر گریڈ 16 اور 17 کے ملازمین کی اپ گریڈیشن کا مطالبہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پنجاب کے گریڈ 5 تا 15 کے سرکاری ملازمین کی اپ گریڈیشن کی طرز پر گریڈ 16 اور 17 کے سرکاری ملازمین کی اپ گریڈیشن بھی کی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پنجاب کے گریڈ 5 تا 15 کے سرکاری ملازمین کی اپ گریڈیشن کی طرز پر گریڈ 16 اور 17 کے سرکاری ملازمین کی اپ گریڈیشن بھی کی جائے۔"

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس قرارداد کی مخالفت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے یہ قرارداد اس لئے پیش کی ہے کہ جو سرکاری ملازم عرصہ دراز سے نوکری کر رہے ہیں یہ ان کے حق کی بات ہے۔ ان کو اس پر کیا اعتراض ہے؟ یہ ان کے حقوق کی بات ہے کہ ان کی بھی ایک structure کے مطابق ترقی ہو۔ وہ باقاعدہ کسی قانون کے تحت ملازم ہیں۔ انہیں اپنی ترقی کا حق ملنا چاہئے۔ اس پر ایوان کی رائے ہے، سب لوگ اس کے حق میں ہیں اور سارا ایوان اس کے حق میں ہے کہ ان لوگوں کو بھی کسی قانون کے مطابق ان کا جو حق بنتا ہے وہ ملنا چاہئے۔ یہ بڑی جائز بات ہے۔ یہ پورے صوبے کے سرکاری ملازمین کا مسئلہ ہے۔ یہ ان کے حقوق کی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! آپ ارشاد فرمائیں پھر گورنمنٹ بھی اپنا مؤقف دے دے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ حکومت پنجاب کے طریق کار پر میں شدید تحفظات رکھتا ہوں کیونکہ جو ملازمین جلسہ جلوس کر لیتے ہیں اور جن کی کوئی nuisance value ہوتی ہے ان کے لئے تو محکمہ خزانہ، حکومت پنجاب اور وزیر اعلیٰ کارروائی کرتے ہیں اور ان کو نواز دیتے ہیں۔ اس طرح کچھ لوگ نوازے جاتے ہیں اور جن کا حجم کم ہوتا ہے مثلاً اس اسمبلی کا بھی ٹیکنیکل سٹاف ہے جو پریشان ہے لیکن ان کی کوئی شنوائی نہیں ہے۔ اسی طرح پنجاب کے مختلف محکموں کے اندر جو ٹیکنیکل سٹاف ہے ان کی تعداد تھوڑی ہے۔ اگر وہ کسی جلسہ جلوس کی پوزیشن میں آئیں گے تو پولیس لاٹھی برسائے گی اور انہیں تتر بتر کر دے گی۔ پنجاب میں کلیریکل سٹاف لاکھوں کی تعداد میں موجود ہے وہ ہڑتال کرتے ہیں اس کے نتیجہ میں کام satanical ہو جاتا ہے لیکن ان کی شنوائی ہو جاتی ہے۔ میں اس شنوائی کے خلاف نہیں ہوں۔ ان کی شنوائی بھی اچھی بات ہے لیکن حکومت پنجاب کا یہ جو طریق کار ہے کہ جب تک ان کے ساتھ ایسا نہ کیا جائے تو یہ سننے کو تیار نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آج تو آپ بھی ان کے ساتھ ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے میاں طارق محمود کی اس قرارداد کو oppose اس لئے کیا ہے کہ میں ٹیکنیکل سٹاف کی بات سامنے لاؤں۔ اس اسمبلی کا پانچواں سال گزر رہا ہے اور میرا اسمبلی میں یہ تیسرا tenure ہے۔ میں بہت دکھ کے ساتھ کہتا ہوں کہ وزیراعلیٰ نے [**********]

جناب سپیکر: میں ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جب بجٹ آتا ہے تو وزیر خزانہ صاحبہ آتی ہیں ورنہ وہ ایوان میں نہیں آتیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! معزز ایوان کا خیال رکھیں اور توہین نہ کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ میاں طارق محمود نے جو بات کی ہے تو یہ ظاہر ہے کہ انہوں نے درددل سے بات کی ہے۔ میں نے oppose کر کے یہ بات کرنی ہے کہ یہ کام pieces میں نہیں ہونا چاہئے کہ کچھ کو نوازا، پھر کچھ کو نوازا اور پھر کچھ کو نوازا۔ اس میں بات یہ ہے کہ across the board ایک پالیسی کو کسی طریق کار کے مطابق طے کریں اور سب کی حق رسی کریں۔ یہ جو طریق کار ہے کہ جس کی nuisance value زیادہ ہے جو شور شرابا زیادہ کر سکتے ہیں اور جو کام میں رکاوٹ ڈال سکتے ہیں وہ تو نوازے گئے ہیں اور باقی لوگ اس سے محروم رہ جائیں لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ جو لوگ اس میں محروم رہ گئے ہیں ان کی میں نے بات کی ہے۔ ہیلتھ میں 150 کے قریب cadres ہیں جن کی کوئی شنوائی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں دو تین مرتبہ وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا سے بات کر چکا ہوں کہ خدا کے لئے یہ لوگ محروم ہیں ان کی تعداد کم ہے اور یہ لوگ زیادہ شور شرابا نہیں کر سکتے تو آپ کا کام ہے کہ ان کی بھی حق رسی کریں۔ وہ میری اس بات کو تسلیم کرتی ہیں کہ آپ کی بات ٹھیک ہے کہ ان کا بھی کام ہونا چاہئے لیکن ظاہر ہے کہ پورے کا پورا نظام ہی unipolar ہے اور ہر چیز H-96 پر جاتی ہے تو نتیجتاً کوئی شنوائی نہیں ہوتی اس لئے میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ میں میاں صاحب کی قرارداد کی اس بنیاد پر مخالفت کر رہا ہوں اور احتجاجاً کر رہا ہوں۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں تو حیران ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے عجیب بات کی ہے۔ ان کو چاہئے تھا کہ یہ کہتے کہ اس تجویز کو بھی اس میں add کر لیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب بہت سمجھدار ہیں جب بھی کوئی بات کرتے ہیں بہت اچھی کرتے ہیں لیکن آج انہوں نے کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کو کیا ہو گیا ہے میں آپ کو بھی floor دوں گا۔ پہلے ڈاکٹر صاحب کی بات سن لینے دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب تو میری بات کو own کر رہے ہیں۔ جو بات وہ کہہ رہے ہیں اس کو بھی اس میں شامل کر لیں لیکن یہ تو حقوق کی بات ہے۔ میں کب کہہ رہا ہوں کہ پانچ کو promote کر دیں اور باقی ساتھیوں کو رہنے دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، اس بات سے ڈاکٹر صاحب کا تو فائدہ ہو گیا ہے۔ وہ ان کے ساتھ بھی شامل ہو گئے ہیں اور آپ کے ساتھ بھی شامل ہو گئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ان کی تجویز بھی قرارداد میں شامل کر لیں۔ میں تو سب کے حقوق کی بات کر رہا ہوں میں تو کسی ایک کے حق کی بات نہیں کر رہا۔ ڈاکٹر صاحب اپنی قرارداد کی مخالفت کو واپس لیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ یہ درست ہے کہ گریڈ 5 سے 15 تک سرکاری ملازمین کی اپ گریڈیشن کی گئی ہے۔ اسی طرز پر گریڈ 16 اور اس سے اوپر کے ملازمین کی اپ گریڈیشن کی تجویز بھی حکومت پنجاب کے زیر غور ہے۔ مراسلہ تیار کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ کو نوٹیفکیشن کی منظوری کے لئے تحرک کیا جا رہا ہے اور انشاء اللہ جو بھی قانون کے مطابق ہو گا اس پر عمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا میں اس قرارداد پر question put کر دوں یا نہ کروں آپ میاں صاحب سے بات کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ جو تجویز قرارداد میں دی گئی ہے وہ already حکومت پنجاب کے زیر غور ہے اور اس پر تحرک ہو رہا ہے۔ انشاءاللہ طریق کار مکمل ہونے پر سمری وزیر اعلیٰ سے منظوری کے لئے بھیج دی جائے گی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جو قرارداد میاں صاحب نے پیش کی ہے اس کے بارے میں آپ کو question put کر دوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! جی، question put کر دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! قرارداد کو منظور کر لیں تو معزز پارلیمانی سیکرٹری کی بات کی بھی support حاصل ہو جائے گی اس میں تو کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! کیا آپ اس قرارداد کو withdraw کرنا چاہتے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! نہیں، میں نے کیوں اپنی قرارداد withdraw کرنی ہے میں تو پنجاب حکومت کے ملازمین کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ٹھیک ہے آپ اپنی قرارداد کی منظوری کے لئے ممبرز پورے کر لیں تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے قرارداد پیش کی ہے آپ اس پر ایوان کی sense لیں اور اس پر voting کروا لیں اور اس کو منظور کریں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! جی، ٹھیک ہے۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پنجاب کے گریڈ 5 تا 15 کے سرکاری ملازمین کی اپ گریڈیشن کی طرز پر گریڈ 16 اور 17 کے سرکاری ملازمین کی اپ گریڈیشن بھی کی جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب منان خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب ڈاکٹر صاحب کی باری ہے لیکن اس سے پہلے میں ایک پوائنٹ آف آرڈر لے لوں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ہم لوگ جب اسمبلی آرہے ہوتے ہیں تو باہر سڑکوں پر ٹریفک کے بہت برے حالات ہوتے ہیں لیکن جب ہم یہاں اسمبلی کے سامنے گاڑی سے اترتے ہیں اس وقت بھی محفوظ نہیں ہیں۔ آج ایک گاڑی 92 چینل کی کیری ڈبہ جس کا نمبر LEB-920 تھا اس سے میں بڑی مشکل سے بچا ہوں جو نہی میں گاڑی سے اترا ہوں اس نے مجھے گزرنے نہیں دیا اور مجھے hit کر دیا ہے اور میں پیچھے ہٹ کر بچا ہوں۔ یہ زیادتی ہے۔ یہاں پر کوئی system proper lane ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! یہ آپ کس جگہ کی بات کر رہے ہیں؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! یہ اسمبلی کے باہر جہاں سے ہم enter ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! یہاں اندر تو کسی کی گاڑی آتی نہیں ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! جہاں پر ڈرائیورز ہم کو drop کرتے ہیں اسمبلی کے گیٹ پر میں وہاں کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ان کی بات کو نوٹ کیا جائے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا بھی اسی سے متعلقہ پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جب ایم پی اے کی گاڑی اسمبلی کی حدود میں داخل ہوتی ہے تو چیکنگ کے لئے ان کی گاڑی مال روڈ پر ہی روک لیتے ہیں جس وجہ سے پورا مال روڈ بلاک ہو جاتا ہے۔ یہ بات میں نے پہلے بھی کی تھی کہ اگر آپ نے گاڑی چیک کرنی ہے تو تھوڑا آگے کر کے کر لیں تاکہ پیچھے جو routine کی ٹریفک ہے وہ disturb نہ ہو۔

جناب سپیکر! دوسرا بڑی معذرت کے ساتھ ہمارے کچھ colleague members ہیں ان کے ڈرائیورز گاڑی سڑک کے درمیان کھڑی کر لیتے ہیں اور جب تک صاحب یا بیگم صاحبہ نے نہیں پہنچنا اس گاڑی نے ہلنا نہیں چاہے پیچھے لائن لگی رہے لہٰذا اس کا بھی کوئی حل ہونا چاہئے۔ وارڈنز

بے چارے ان کو request کر کر کے تھک جاتے ہیں اور وہ ڈرائیورز خود ایم پی اے بن کر بد تمیزی کر رہے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے ہم اس کے بارے میں کچھ کرتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چنیوٹی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے ہیں۔ خیریت تو ہے؟

شناختی کارڈ کے فارم کی طرح شناختی کارڈ میں بھی مذہب کے خانے کے اضافے کا مطالبہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! شکریہ۔ بالکل خیریت ہی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس وقت ملک میں ختم نبوت بل کے بارے میں بحث چل رہی ہے۔ ایک طرف یہ کہا جاتا ہے کہ یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے اور اب اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسری طرف ایک طبقہ ہے جو کہتا ہے کہ ہمارے اور جو عام مسلمان ہیں ان کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اور خصوصاً قادیانی یہ کہتے رہتے ہیں کہ ہمارے اور مسلمانوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی دھوکا دہی ہے ہمارا ان منکرین ختم نبوت کے ساتھ چار بنیادی اختلافات ہیں۔

1) مسلمان سلسلہ ختم نبوت کو حضرت محمد ﷺ پر بند مانتے ہیں جبکہ قادیانی سلسلہ نبوت کو جاری اور مرزا غلام قادیانی کو اللہ کا نبی مانتے ہیں۔

2) مسلمان سیدنا عیسیٰ علیہ اسلام کو آسمان پر زندہ موجود مانتے ہیں جبکہ قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کو فوت شدہ اور مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح ابن مریم مانتے ہیں۔

3) مسلمان حضرت محمد ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کو دجال اور کذاب کہتے ہیں جبکہ یہ قادیانی اپنے مرزا کو اللہ کا نبی کہتے ہیں۔

4) مرزا قادیانی اپنے اوپر ایمان نہ لانے والوں کو سور، جہنمی اور کنجریوں کی اولاد کہتے ہیں۔ یہ باتیں ان کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں تو اتنے بڑے اختلافات کے باوجود پھر

مسلمانوں کو یہ دھوکا دینا کہ ہم میں اور قادینوں میں کوئی فرق نہیں ہے لہٰذا یہ دھوکا دہی بند ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! پچھلے ہفتے ہمارے وزیر قانون رانا ثناءاللہ کا بیان آیا اور ملک میں ایک issue کھڑا ہو گیا لہٰذا لوگوں نے یہ مطالبہ کیا کہ رانا صاحب اپنے عقیدے کی وضاحت کریں۔ رانا صاحب نے میرے ساتھ بھی فون پر رابطہ کیا اور میری ان کے ساتھ پندرہ بیس منٹ بات ہوئی اور اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ لوگوں نے میرے بیان کو غلط سمجھا۔

جناب سپیکر! میں بھی مرزا غلام قادیانی کو مرتد اور مرتد سے بھی چار قدم آگے سمجھتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں جیسے میں نے قادینوں کے عقائد بیان کئے اس کی روشنی میں مرزا غلام قادیانی کے ساتھ ہمارا کوئی جوڑ اور نسبت نہیں ہے۔ اگر کسی کو میرے عقیدے پر شک ہو گیا ہے اور وہ کہتا ہے کہ تم قادیانی ہو ورنہ اپنے عقیدے کی وضاحت کرو اور مرزا قادیانی پر لعنت بھیجو تو ہمیں اس پر لعنت بھیجنے میں کوئی عار نہیں ہونی چاہئے۔ نبی کریمؐ کے زمانے میں ایک واقعہ پیش آیا کہ آپؐ اپنے گھر والوں کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں ایک شخص کے پاس سے گزرے تو انہوں نے شک کی نگاہ سے دیکھا تو حضرت محمدؐ نے انہیں روک لیا اور فرمایا اے شخص کسی شک میں نہ رہنا یہ میرے ساتھ چلنے والی خاتون میری اہلیہ ہیں۔ جب نبیؐ ہمارا کل سرمایہ ہیں اگر ان کے بارے میں بھی کوئی شک کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو وہ اگر اپنی clearance دیتے ہیں تو رانا صاحب کو بھی برملا جیسے انہوں نے پریس کانفرنس میں اظہار کیا ہے تو اس کا اظہار ہو جانا چاہئے تاکہ ان کے بیان سے کوئی غلط مفاد اور فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہو تو اس کے مطالبے دم توڑ جائیں۔

جناب سپیکر! میرا آخری پوائنٹ یہ ہے کہ قادیانی دنیا میں شور کرتے ہیں کہ پاکستان میں ہمارے حقوق غصب اور ہمارے ساتھ زیادتی کی جاتی ہے تو میں یہ کہوں گا کہ مفکر پاکستان علامہ محمد اقبالؒ نے اس تحریک کا پورا مطالعہ کرنے کے بعد کہا تھا کہ قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں انہوں نے پاکستان کے وجود کو تسلیم نہیں کیا۔ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کا جنازہ نہیں پڑھا۔ 1974 کی آئینی قرارداد کو تسلیم نہیں کیا، 1984 کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کو تسلیم نہیں کیا اور یہ اپنا نام ووٹر لسٹوں میں بطور غیر مسلم کے درج نہیں کرواتے۔

جناب سپیکر! آپ بتائیں کہ جو پاکستان کے کسی آئین اور قانون کو نہ مانتا ہو وہ ملک کا وفادار ہو گا یا غدار ہو گا؟ ظاہری بات ہے کہ غدار کو فوج میں تو کیا بلکہ ملک کے کسی ادارے میں بھی بھرتی کرنے کی گنجائش نہیں ہونی چاہئے۔ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ہمارے شناختی کارڈ کے فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ موجود ہے لیکن جب شناختی کارڈ تیار ہوتا ہے اُس میں مذہب کا خانہ نہیں ہے لہٰذا میرا مطالبہ یہ ہے کہ شناختی کارڈ کے فارم میں موجود حلف نامے کے مطابق شناختی کارڈ میں بھی مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ چناب نگر کے مکین خواہ وہاں کے رہنے والے قادیانی ہیں، وہاں کے رہنے والے لوگ رجسٹری کے پیسے دیتے ہیں اور انتقالات ہوتے ہیں لیکن انہیں مالکانہ حقوق نہیں دیئے جاتے۔ وہاں پر جا کر جو بھی زمین خریدتا ہے اسے مالکانہ حقوق دیئے جائیں اس سے میں دعوے سے کہتا ہوں کہ وہاں پر آدھے لوگ مسلمان ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں آخری بات کروں گا کہ قومی اسمبلی اور سینیٹ میں ختم نبوت کے حلف نامہ کی بات آئی تو الحمدللہ پوری قوم متوجہ ہوئی اور حلف نامہ دوبارہ من و عن اپنی صورت میں بحال ہو گیا لیکن ایک سال یا دو سال بعد یہ بات کیوں اٹھتی ہے کہ غلطی سے یہ کام ہو گیا ہے یا ہمیں پتا نہیں چلا؟ میاں محمد نواز شریف چونکہ مسلم لیگ (ن) کے صدر تھے اس لئے انہوں نے ایک کمیٹی بنائی اور کہا کہ مجرموں کا پتا چلنا چاہئے کہ یہ غفلت سے کام ہوا ہے یا اس میں کوئی دخل اندازی ہوئی ہے۔ وہ رپورٹ ان کے پاس پہنچ گئی ہے اور مجرمان کا تعین کر دیا گیا ہے۔ میرا مطالبہ یہ ہے کہ وہ صرف پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ہی مجرم نہیں ہیں بلکہ پوری قوم کے مجرم ہیں لہٰذا ان مجرموں کو قوم کے سامنے لانا چاہئے اور ان کو قرار واقعی سزا ہونی چاہئے۔ قوم کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ میاں محمد نواز شریف اپنی منجی تھلّے ڈانگ پھیریں کیونکہ آس پاس کے لوگ اس قسم کی حرکتیں کر کے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے وقار اور ساکھ کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے میری معروضات کو سنا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے بات کرنی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں۔ جی، شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے تھوڑی سی بات اس پر عرض کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کس بات پر؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! چنیوٹی صاحب نے یہ بات بروقت اٹھائی ہے اور الحمدللہ رانا صاحب بھی ایوان کے اندر موجود ہیں۔ جو جسارت قومی اسمبلی اور سینیٹ میں حلف ناموں کو تبدیل کرنے کے حوالے سے ہوئی ہے یہ کوئی چھوٹی نہیں بلکہ بڑی جسارت ہے۔ نقب لگانے والے انتظار میں رہتے ہیں کہ اس وقت سیاسی ماحول confusion کا شکار ہے لہٰذا اس میں سے کوئی راستہ بنا کر قادیانیوں کے لئے راستہ بنایا جائے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ جب تک ہماری گردنوں پر ہمارے سر قائم ہیں ایسی کسی جسارت کو ہم اس ملک کے اندر کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ میں یہ بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ راجہ ظفر الحق صاحب نے پریس کانفرنس کے اندر categorically اس بات کو بیان کیا ہے کہ یہ غلطی نہیں بلکہ جان بوجھ کر کیا گیا ہے۔ جب یہ جان بوجھ کر کیا گیا ہے یا غلطی بھی ہے تو دونوں حوالوں سے یہ بہت ہی قبیح حرکت ہے جو وہاں پر کی گئی ہے۔ قوم بجا طور پر اس کا مطالبہ کرتی ہے کہ جن لوگوں نے یہ جسارت کی ہے اُن کے نام آشکارا بھی ہونے چاہئیں اور ان کو قرار واقعی سزا بھی دی جانی چاہئے تاکہ آئندہ کسی کو ایسی حرکت کرنے کی جسارت نہ ہو۔ اس حوالے سے مٹی پاؤ پالیسی اختیار نہیں کرنی چاہئے اور اس بات کا خوف رکھنا چاہئے کہ اگر ہم اس بات کو بھی سیاست کی بھینٹ چڑھانے کی کوشش کریں گے تو قیامت والے روز ہم آقائے نامدار محمد مصطفیؐ کو کیا منہ دکھائیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ پورے ملک میں پنجاب کا یہ سب سے بڑا منتخب ایوان ہے جس میں پوری وضاحت کے ساتھ بات کو پیش کیا جانا چاہئے کہ یہ حرکت کیسے ہوئی ہے، اس پر کیا لائحہ عمل ہے اور اس کو کیسے نتیجہ خیزی تک پہنچایا جائے گا کیونکہ ملک میں مسلسل تشویش موجود ہے۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ مختلف شہروں کے اندر اس حوالے سے مسلسل پروگرام، جلسے اور کارنر میٹنگز ہو رہی ہیں۔ اسی طرح پریس کلب کے اندر بھی مسلسل پروگرام چل رہے ہیں کیونکہ

پورے طریقے سے confusion دُور نہیں ہو پا رہی اور یہ confusion اسی صورت ہی دُور ہو گی کہ جن لوگوں نے یہ حرکت کی ہے اُن کو declare کرنے کے بعد اُن کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔ اس نتیجے میں گورنمنٹ کی honesty بھی clear ہو جائے گی اور عوام بھی اس بارے میں مطمئن ہو جائیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس پر یہ بات کرنا چاہوں گا کہ میرے فاضل دوست مولانا الیاس چنیوٹی اور ڈاکٹر وسیم اختر نے جو باتیں کی ہیں میں اُن کو endorse کرتا ہوں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے اندر اس طرح کے کچھ لوگ جو غیر محسوس انداز سے نصابِ تعلیم کے اندر بھی آئے روز اس طرح کی چیزیں نکال رہے ہیں اور نئی چیزیں داخل کر رہے ہیں جس پر ہمیں minutely and detail سے پتا نہیں چلتا لیکن جب کتاب چھپ کر مارکیٹ میں آجاتی ہے تو پتا چلتا ہے کہ پہلے ان اسباق کے اندر یہ الفاظ اور فقرے تھے جن کو نکال کر فلاں الفاظ اور فقروں کو add کر دیا گیا ہے۔ اس پر کئی مثالیں ہیں اور اگر آپ کہیں گے تو میں وہ بھی دوں گا جس پر گاہے بگاہے احتجاج ہوتا رہتا ہے۔ کبھی کبھار یہ آواز بھی اٹھتی ہے کہ توہین رسالت کے قانون کو بدل دینا چاہئے کیونکہ وہ misuse ہو رہا ہے اور ہم اس طرح کی یہ آوازیں سنتے ہیں جو چلتی ہیں۔ اب جو کچھ ہوا ہے اس پر میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے 20 کروڑ عوام میں آقائے نامدار محمدؐ کے ساتھ محبت اور عقیدت کا جو رشتہ تھا، جونہی یہ معاملہ باہر آیا تو اُن کروڑوں لوگوں کے تن بدن میں فوری طور پر آگ لگ گئی۔ ہم بے عمل مسلمان ہو سکتے ہیں، ہم میں سے سارے نمازی نہیں ہیں، نہ شاید سارے روزہ دار ہوں کہ تمام روزے رکھتے ہوں یا باقی عبادات کے پابند ہوں لیکن جہاں ہمارے عقیدے کا مسئلہ آئے گا اور جہاں پر آقائے نامدار ﷺ خاتم الانبیاء کے حوالے سے کوئی سوال یا شک و شبہ کی بات ہو گی تو اس میں لوگ اپنی گردنیں کٹوانے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

جناب میں سمجھتا ہوں کہ لوگ بروقت اور فوری طور پر باہر نکلے، نہ صرف علماء نکلے بلکہ ہر طبقے کے لوگوں نے اس کو condemn کیا کہ فوری طور پر اس کی تصحیح ہونی چاہئے۔ شکر ہے کہ ہمارے

قائدین اور سیاسی پارٹیاں جو اس وقت حکومت کے اندر بھی ہیں اور خاص طور پر مسلم لیگ (ن) کو بھی احساس ہوا کہ بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے جس کا فوری طور پر نوٹس لیا گیا۔ اگر یہ نوٹس نہ لیا جاتا تو یہاں پر بہت زیادہ خرابی ہونے کا امکان تھا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے جو کمیٹی بنائی تھی اس کی انکوائری کے اندر پتا چل گیا ہو گا کہ یہ سہواً یا قصداً ہوا ہے، اگر یہ قصداً ہوا ہے تو اُس کے ذمہ داران کا بھی کمیٹی کی رپورٹ میں point out کیا ہو گا جن کے نام منظر عام پر آنے چاہئیں اور اُن کو قرار واقعی سزا بھی ہونی چاہئے۔ میں وزیر قانون پنجاب سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ ایسے حساس معاملات جن کا براہِ راست دین کے ساتھ تعلق ہو اُس پر ہم عام مسلمانوں کی اس طرح سے نظر نہیں ہوتی لہٰذا لب کشائی نہ کیا کریں۔ اس طرح کے issues کے اوپر جس کا آپ کو بعد میں اندازہ ہو کہ یہ کتنا حساس معاملہ ہے جس پر آپ بات کرتے ہیں اور جو آپ نے باتیں کی ہیں یہ زبانی نہیں بلکہ videos موجود ہیں اور کروڑوں لوگوں کے سننے کے بعد ایک دم سے ان کے اندر اشتعال پھیلا ہے اس حوالے سے میں ان سے گزارش کروں گا کہ in future اس طرح کے صریح معاملات اور خاص طور پر دین کے بارے میں اس طرح کی لب کشائی نہ کیا کریں جس سے لوگوں کے جذبات مجروح ہوں۔

جناب سپیکر! میں توقع رکھتا ہوں کہ حکومت آئندہ پیش بندی کے طور پر بڑی vigilant ہو گی اور توہین رسالتؐ کے حوالے سے اور حلف نامہ کے حوالے سے بننے والی کمیٹی کی رپورٹ کو نہ صرف شائع کرے گی بلکہ اس کے ذمہ داروں کو کیفر کردار تک بھی پہنچائے گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ الحاج محمد الیاس چنیوٹی، ڈاکٹر سید وسیم اختر اور قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید نے جو گفتگو کی ہے، میں اس کی مکمل طور پر تائید کرتا ہوں۔ میں اس پر صرف اتنی عرض کرنا چاہوں گا کہ حضرت محمدؐ کے اوپر کامل ایمان ہر مسلمان کا بنیادی عقیدہ ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ مسلمان ہونے کی پہلی شرط ہی یہ ہے کہ آپ کا لا الہ الا اللہ پر اور اللہ کے نبیؐ کے رسول ہونے اور ختم نبوت کے عقیدے پر کامل یقین ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ختم نبوت پر جس مسلمان کا کامل ایمان نہیں ہے وہ نہ صرف دائرہ اسلام سے خارج ہے بلکہ وہ مسلمان ہی

نہیں ہے۔ یہ چیز ہمارے آئین میں بڑی صراحت کے ساتھ موجود ہے، ہمارے قانون میں موجود ہے اور یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی اس میں تبدیلی یا ترمیم کی جرأت بھی کر سکے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں جن شکوک و شبہات کا اظہار کیا گیا ہے اور میرے colleagues نے بھی کیا ہے، علما کی یہ ذمہ داری ہے کہ ان شکوک و شبہات کو کلیتاً رد کریں کیونکہ اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اللہ کے نبیؐ سے محبت کرنے والی قوم، جو ہمارے جذبات ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ پاکستانی قوم اور ہر مسلمان اس دولت سے سرفراز ہے اور پوری دنیا کے مسلمان اس دولت سے سرفراز ہیں لیکن پاکستان کے مسلمان اور خاص طور پر برصغیر کے مسلمان عشق رسولؐ اور محبت رسول پاکؐ میں سب سے آگے ہیں جس کا مظاہرہ ہر بار ہوا ہے یعنی جب بھی کبھی شان رسولؐ میں دنیا کے کسی بھی خطہ یا جگہ سے کسی نے بھی کوئی گستاخی کی ہے تو سب سے بڑا ری ایکشن برصغیر اور پاکستان میں ہوا ہے۔ ہمیں اس کے اوپر پوری طرح سے فخر ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یقیناً میں قائد حزب اختلاف کی اس بات سے متفق ہوں کہ ماسوائے علماء کرام کے جو دین کی جزئیات کو پوری طرح سے سمجھتے ہیں، شریعت کے اوپر ان کا پوری طرح سے عبور ہے، عام مسلمان کو ان معاملات کے اوپر detail سے discuss نہیں کرنا چاہئے لیکن آپ کے علم میں ہے کہ جب "ٹاک شوز" میں بات ہوتی ہے تو وہاں پر موضوع کی سلیکشن کوئی آدمی خود نہیں کرتا اور پھر ویسے بھی اگر آپ سوال جواب میں بات کر رہے ہوں تو سوال سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ جواب کس چیز کا دیا جا رہا ہے۔ اگر آپ سوال کو ایک طرف کر دیں اور صرف جواب کو سامنے رکھیں تو بعض اوقات مفہوم میں تھوڑا ابہام پیدا ہوتا ہے۔ اس کے متعلق میری الحاج چنیوٹی سے بھی بات ہوئی۔ جس بات کو misconstrue کیا گیا وہ یہ تھی کہ پاکستان کے آئین کے مطابق غیر مسلم اقلیت کو مکمل مذہبی اور شہری آزادی حاصل ہے اور جتنی بھی غیر مسلم اقلیتیں پاکستان میں بس رہی ہیں، انہیں ہم مکمل مذہبی اور شہری آزادی دے رہے ہیں۔ ہمارے جتنے بھی دوسرے غیر مسلم بھائی جن میں عیسائی اور دوسرے ہیں، ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت اور وہاں پر ان کے عبادت کرنے کے ماحول کی سکیورٹی ہمارا فرض ہے جو ہم دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح سے قادیانیوں کے جان و مال کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے اور ہم دے رہے ہیں لیکن یہاں پر یہ تھوڑا سا فرق ہے کہ انہیں ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر مذہبی آزادی

نہیں دی جا سکتی کیونکہ وہ خود کو ایک تو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے، دوسرا یہ ہے کہ وہ خود کو مسلمان ظاہر کر کے ایک تو جو شعائر اسلام ہیں ان کو practice کرتے ہیں اور دوسرا یعنی جس طرح ان کا ایک رسالہ "الفضل" کے نام سے تھا جس میں انہوں نے پچھلے سال قرآن پاک کی آیات کے حوالے سے کوئی تبلیغ کا عمل کیا ہوا تھا جس کی شکایت ہوئی جس پر ہم نے باقاعدہ ایکشن لیا اور اس رسالے کے شمارے ضبط کر کے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی۔ وہ معاملہ یہ تھا کہ ایک غیر مسلم اقلیت کی پوزیشن میں ان کو اس آئینی پوزیشن کے مطابق تسلیم نہیں کیا جا سکتا جسے misconstrue کیا گیا کہ "انہوں نے ان کو غیر مسلم تسلیم نہیں کیا" جس طرح کہ پھر بات کو اس طرح سے آگے بڑھایا گیا جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر ہونے والی بحث سے سیاق و سباق سے قطعی طور پر ہٹ کر کی تھی اور اس بارے میں جس طرح سے قائد حزب اختلاف نے بات کی ہے کہ سوشل میڈیا پر بات آئی۔ جب میرے نوٹس میں یہ بات آئی تو میں نے اس کی وضاحت کی۔

جناب سپیکر! جو باتیں ڈاکٹر سید وسیم اختر نے کی ہیں اور چنیوٹی صاحب نے کی ہیں کہ اس بارے میں ان حفاظتی یا قانونی تدابیر کے اوپر عمل ہونا چاہئے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ جس طرح سے مناسب سمجھتے ہیں کہ حکومت کو اس بارے میں عمل کرنا چاہئے تو قطعی طور پر اللہ کے نبیؐ کی شان کے حوالے سے قطعاً کوئی دوسری رائے نہیں، وہ جو بھی اقدامات چاہتے ہیں وہ حکومت کے بھی نوٹس میں لائیں اور اس سے پہلے بھی جب کبھی بھی ایسے معاملات ہوئے ہیں تو ان کے اوپر پوری طرح سے ایکشن لیا گیا ہے لیکن میں اتنی گزارش ضرور کروں گا کہ ایک معاملہ ہوا، وہ جسارت تھی یا غفلت تھی بہر حال جو کمیٹی بنی ہے جس کا ڈاکٹر سید وسیم اختر نے بھی ذکر کیا ہے کہ اس کمیٹی کے سربراہ راجہ ظفر الحق نے بھی بات کی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ راجہ ظفر الحق اس حوالے سے بڑے معاملہ فہم ہیں اور انہوں نے عالمی اسلامی آرگنائزیشنز میں بھی بڑی خدمات سرانجام دی ہیں اور وہ بڑے بڑے عہدوں پر رہے ہیں تو اس بارے میں جو بھی فیصلہ وہ کمیٹی کرے گی اسے حکومت من و عن تسلیم کرے گی لیکن معاملہ یہ ہے کہ جب یہ معاملہ اٹھا، اس کی نشاندہی ہوئی، اب یہ بات تو پیش نظر رہنی چاہئے ناں کہ یہ بل

پہلے ہفتوں نہیں بلکہ مہینوں تک سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس رہا جہاں پر کسی کے نوٹس میں یہ بات نہیں آئی۔ اس کے بعد وہ بل پارلیمنٹ میں قومی اسمبلی اور سینٹ میں پیش ہوا لیکن نشاندہی نہ ہو سکی مگر جیسے ہی نشاندہی ہوئی تو اسی وقت حکومت نے بھی اور بطور صدر پاکستان مسلم لیگ(ن) میاں محمد نواز شریف نے بھی فوری طور پر اس کا نوٹس لیا اور اس کو اسی جگہ پر جس جگہ پر ہمارے علماکرام کا مؤقف تھا کہ اس کو اسی شکل میں بحال کیا جائے جس طرح سے موجود تھا تو اسے اسی شکل میں بحال کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک اچھے کام کی نشاندہی ہونے کے بعد اگر correction ہو جائے اور درستی ہو جائے تو پھر اسے بھی پیش نظر رکھا جانا چاہئے اور اسے سراہا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں انہی الفاظ کے ساتھ الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس بارے میں جو ان کی ختم نبوت کی تحریک ہے جس کی سربراہی پہلے ان کے والد گرامی کرتے رہے ہیں اور آج کل یہ ذمہ داری ان کے پاس ہے تو اس بارے میں جو بھی تدابیر یا جو legal action وہ مناسب سمجھتے ہیں، وہ حکومت کے بھی علم میں لائیں، یہاں بھی اگر وہ ایوان میں لانا چاہتے ہیں تو یہاں پر بھی لائیں، ہم بالکل انہیں اسی spirit میں جس میں وہ چاہتے ہیں، ان کے اوپر عملدرآمد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، آپ کا بھی شکریہ اور شاباش۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! نہری پانی کے بارے میں بہت اہم بات ہے میرے علم میں یہ بات لائی گئی ہے کہ دریائے جہلم کو بھرپور طریقے سے بھر کر منگلاڈیم سے پانی اخراج کر کے پتا نہیں کدھر لے جایا جا رہا ہے؟ میں نے خود جا کر تصدیق کی منگلاڈیم میں 10،12 ہزار کیوسک پانی کی آمد ہے اور منگلاڈیم سے پانی کا اخراج 50،60 ہزار کیوسک ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ منگلاڈیم اس سال پانی سے بھرا نہیں گیا اُس میں پانی کم ہے اور بے دردی سے پانی کا اخراج بذریعہ جہلم کہاں جا رہا ہے؟ اُس سے پنجاب کے کاشتکار کو ربیع کی

فصل کے لئے پانی نہیں ملے گا یہ ایک بہت بڑا اشارہ ہے۔ اس طرح شاید پانی نہ ہونے کی وجہ سے کاشتکار متاثر ہو اور ربیع کی فصلیں کاشت سے متاثر ہو جائیں تو میں اس پر نشاندہی کر رہا ہوں۔ آپ کے اور اس معزز ایوان کے ذریعے سے میری آواز حکمرانوں تک پہنچ جانی چاہئے تاکہ وہ اس کا کوئی سدباب کریں اور منگلا ڈیم کا پانی ربیع کی فصل کے لئے بچا کر رکھا جائے۔ بہت شکریہ

قراردادیں
(مفاد عامہ سے متعلق)
(---جاری)

جناب سپیکر: جی، چوتھی قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ جی، ڈاکٹر وسیم اختر! اسے پیش کریں۔

کھاد پر دی جانے والی سبسڈی برقرار رکھنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کھاد پر دی جانے والی سبسڈی کو برقرار رکھا جائے
تاکہ کسان ملکی معیشت کی بہتری کے لئے اپنا کردار جاری رکھ سکیں۔"

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! I oppose

جناب سپیکر: میاں صاحب! مجھے پڑھنے دیں جو قرارداد پیش کی گئی ہے میں اُسے دھراتا ہوں آپ اُس کے بعد oppose کر لیں۔ جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کھاد پر دی جانے والی سبسڈی کو برقرار رکھا جائے
تاکہ کسان ملکی معیشت کی بہتری کے لئے اپنا کردار جاری رکھ سکیں۔"

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! .I oppose

جناب سپیکر: جی، آپ نے oppose کیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ میاں رفیق صاحب نے جو پانی کے حوالے سے بات کی ہے تو آج اتفاق سے کسان اتحاد کا وفد یہاں اسمبلی چیمبر میں موجود ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، لیڈر آف اپوزیشن یہاں تشریف فرما ہیں؟ نہیں ہیں۔ جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! کسان اتحاد یہاں اسمبلی چیمبر میں موجود ہیں اور اتفاق سے جو متعلقہ ڈیپارٹمنٹس ہیں اُن کے سیکرٹریز بھی موجود ہیں تو اگر میاں رفیق صاحب وہاں پر تشریف لے آئیں تو یہ ساری بات وہاں پر discuss ہونے کے بعد اس کا جو بھی مناسب حل ہے وہ گورنمنٹ کو suggest کر دیا جائے گا۔ میاں صاحب! اس غصہ میں ڈاکٹر صاحب کی اس resolution کو oppose نہ کریں کیونکہ یہ جو سبسڈی دی جا رہی ہے بالکل گورنمنٹ اس کے لئے committed ہے جیسے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ برقرار رکھا جائے اس کو بالکل برقرار رکھا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میری بات سن لی جائے۔ میں اس کی مخالفت نہیں کر رہا ہوں میں اس میں ترمیم دینا چاہتا ہوں۔ آپ ترمیم سن لیں مجھے امید ہے محرک بھی اس کو قبول کر لیں گے کہ اس میں میری ترمیم یہ ہے کہ جہاں پر ڈاکٹر صاحب کی قرارداد ختم ہوتی ہے کہ اپنا کردار جاری رکھ سکیں اس میں میری طرف سے یہ اضافہ اور ترمیم ہے نیز کثیر زرمبادلہ کے ضیاع کو روکنے کے لئے درآمد ہونے والی کھادوں کی اندرون ملک production کو ensure کیا جائے۔ اس میں کیا برائی ہے؟

(اذان ظہر)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں اس قرارداد کو اپنی ترمیم کے ساتھ پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، قرارداد تو ڈاکٹر صاحب کی ہے آپ ترمیم پیش کریں اگر منظور ہو گی تو بات کر لیں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ترمیم ہی پیش کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اس میں جو تبدیلی چاہتے ہیں پڑھ دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر کی یہ قرارداد ہے میں دوبارہ اس کو ترمیم کے ساتھ پڑھ دیتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کھاد پر دی جانے والی سبسڈی کو برقرار رکھا جائے تاکہ کسان ملکی معیشت کی بہتری کے لئے اپنا کردار جاری رکھ سکیں نیز کثیر زرمبادلہ کے ضیاع کو روکنے کے لئے درآمد ہونے والی کھادوں کی اندرون ملک production کو ensure کیا جائے۔"

جناب سپیکر: میاں صاحب! وہ اور چیز ہے اب آپ نے ان پر اور بوجھ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ ڈاکٹر وسیم اختر صاحب! آپ اس بارے میں کیا کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر already سبسڈی دی جا رہی ہے پھر آپ اس کو withdraw کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے اپنی قرارداد ایوان میں پیش کی ہے اس پر ایوان کو کوئی اعتراض نہیں ہے لاء منسٹر صاحب نے بھی کہا ہے اس کو منظور کیا جائے۔ آپ اسے put کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کھاد پر دی جانے والی سبسڈی کو برقرار رکھا جائے تاکہ کسان ملکی معیشت کی بہتری کے لئے اپنا کردار جاری رکھ سکیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: میاں رفیق صاحب! آپ نئی قرارداد دیں گے۔ پانچویں قرارداد چودھری محمد اقبال کی ہے۔ جی، اسے پڑھیں۔

چاول کی ایکسپورٹ کے لئے دنیا بھر کے پاکستانی سفارت خانوں میں متعین کمرشل اتاشیوں کے ٹارگٹس فکس کرنے کا مطالبہ

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ بذریعہ ایکسپورٹ زرمبادلہ میں اضافہ کی خاطر زرعی اجناس خصوصاً چاول کی ایکسپورٹ کے لئے دُنیا بھر میں پاکستانی سفارت خانوں میں متعین کمرشل اتاشیوں کے لئے ٹارگٹس فکس کئے جائیں اور ان کی ترقی اور مراعات کو ان ٹارگٹس کے ساتھ منسلک کیا جائے"۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ بذریعہ ایکسپورٹ زرمبادلہ میں اضافہ کی خاطر زرعی اجناس خصوصاً چاول کی ایکسپورٹ کے لئے دُنیا بھر میں پاکستانی سفارت خانوں میں متعین کمرشل اتاشیوں کے لئے ٹارگٹس فکس کئے جائیں اور ان کی ترقی اور مراعات کو ان ٹارگٹس کے ساتھ منسلک کیا جائے"۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! I oppose.

جناب سپیکر: آپ ضرور oppose کریں اچھی بات ہے۔جی، چودھری محمد اقبال! پہلے آپ بتائیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میرا قرارداد پیش کرنے کا مقصد یہ تھا کہ آپ خود زمیندار ہیں اور بہت سارے زمیندار اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں پچھلے ادوار میں کوئی دو سال چاول کی ایکسپورٹ کا بُرا حال ہو گیا تھا اور چاول کی prices اس طرح نیچے گری تھیں کہ زمیندار کو کم از کم 50 فیصد فی ایکڑ کے حساب سے نقصان ہوا تھا میں نے اس لئے قرارداد پیش کی ہے کہ ہمارے کمرشل اتاشی ماشاءاللہ بڑی بڑی تنخواہیں لیتے ہیں اُن کو export avenues کھولنے چاہئیں، اس کے لئے کام کرنا چاہئے تاکہ ہماری جو بھی exports ہوتی ہیں اُن کے لئے راستے کھولیں اور زمیندار کا فائدہ ہو۔ میں حیران ہو رہا ہوں کہ ایک معزز ممبر اس کو oppose کر رہے ہیں میں نے تو اس کے oppose کرنے کے بارے میں سوچا بھی نہیں تھا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کی اجازت ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے ترمیم کے لئے oppose کیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کیا ترمیم دینا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے ترمیم کرنے کے لئے oppose کیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ ترمیم کیا دینا چاہتے ہیں پہلے وہ بتائیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! چودھری صاحب بڑے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں چونکہ ان کا رائس کا علاقہ ہے وہ ٹھیک ہے لیکن جو انہوں نے "خصوصاً چاول" لکھا ہے اس کے ساتھ "آلو" کو بھی شامل کر لیں کیونکہ آلو بہت بڑی فصل ہے اور ہمارے علاقے میں اس کی بہت زیادہ کاشت ہے لیکن اس کی export policy نہیں ہے۔ اگر یہ مہربانی کریں، میں نے oppose اس حوالے سے کیا تھا کہ اس میں آلو کو بھی شامل کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس کے لئے آپ علیحدہ قرارداد دیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! یہ قرارداد میرے دوست نے پوری طرح سے پڑھی نہیں ہے وہ ذرا غور فرمائیں میں نے لکھا ہے کہ ایکسپورٹ زرمبادلہ میں اضافہ کی خاطر "زرعی اجناس"۔ یہ ساری چیزیں زرعی اجناس میں آجاتی ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں چودھری صاحب سے گزارش کروں گا کہ "خصوصاً چاول" کے ساتھ ساتھ "آلو" کو بھی شامل کر لیں تو ان کا ہم پر احسان ہو گا۔ آج کسان اتحاد والے بھی آئے ہوئے ہیں اور ان کے ایجنڈے پر آلو کی ایکسپورٹ کا بھی issue ہے۔ میری آپ سے ادب سے گزارش ہے کہ اس قرارداد میں آلو بھی شامل کر لیں۔

جناب سپیکر: اس میں سارا کچھ آ گیا ہے اور اگر آپ آلو کو لانا چاہتے ہیں تو اس کی علیحدہ قرارداد جمع کروا دیں پھر دیکھ لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس میں "آلو" کو شامل کر لیا جائے اور چودھری صاحب بھی agree ہیں۔

جناب سپیکر: مہربانی کر کے مجھے اب پڑھ لینے دیں، آپ کو پتا نہیں ہے کہ چاول کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ اگر آپ کو نہیں پتا تو پھر افسوس ہے۔ اب میں سوال put کرنے لگا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! زراعت اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور کسانوں کو آلو کے بارے میں بہت پریشانی ہے۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے اس میں لکھ دیا ہے اب بتائیں آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کسانوں کا بہت بُرا حال ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ اس قرارداد میں "خصوصاً چاول" کے ساتھ آلو کو بھی شامل کر لیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس قرارداد میں "آلو" کو بھی add کر دیا جائے۔ پھر باقی فصلات کا کیا ہو گا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ دو ہی بڑی فصلیں ہیں اور یہی ایکسپورٹ ہونی ہوتی ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب میں سوال put کرتا ہوں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

> "یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ بذریعہ ایکسپورٹ زرمبادلہ میں اضافہ کی خاطر زرعی اجناس خصوصاً چاول اور آلو کی ایکسپورٹ کے لئے دنیا بھر میں پاکستانی سفارت خانوں میں متعین کمرشل اتاشیوں کے لئے ٹارگٹس فکس کئے جائیں اور ان کی ترقی اور مراعات کو ان ٹارگٹس کے ساتھ منسلک کیا جائے۔"

(ترمیم شدہ قرارداد منظور ہوئی)

زیرو آور نوٹس

(کوئی زیرو آور نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب زیرو آور نوٹس شروع کیا جاتا ہے۔ یہ زیرو آور نوٹس میاں محمود الرشید کا ہے جو move ہو چکا تھا اس کا جواب آنا تھا۔ یہ محکمہ ہاؤسنگ کا ہے اور برساتی نالے کے بارے میں ہے۔ اس زیرو آور نوٹس کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ اس کا جواب جمعرات تک آنا چاہئے اور منسٹر صاحب یا پارلیمانی سیکرٹری اس زیرو آور نوٹس کا جواب دیں گے۔ اگلا زیرو آور نوٹس ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔ وہ suspend ہیں اس لئے یہ پڑھا نہیں جا سکتا۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو چکا ہے اب اجلاس کل بروز بدھ 18-اکتوبر 2017 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔